مسالک کی تحقیق 70 منٹ میں

تحریر :رانا محمد ندیم اسلم

دین ہے اس کا جس کا اس پے عمل ہوا
مسلک ہے اس کا جس کا تحقیق سے چنا ہوا
وہ ہر عمل مردود ہے کہ جس کا علم نہ ہوا
وہ ہر علم مردود ہے کہ جس پہ عمل نہ ہوا
بحث بہت بری ہے اگر اس سے حاصل مقصود ضد ہوا
بحث بہت اچھی ہے اگر اس سے حاصل مقصود علم ہوا
یہ صحیفہ ان شاءاللہ فائدہ دے گا ہر خریدار کو مگر

سیاسی، مذہبی شخصیات، میڈیا اینکرز، جج اور وکلاء کیلئے بہت اہم ہوا

kNOw More Sectarianism

دیباچہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالصّلٰوۃُوَالسَّلَامُ عَلیٰ رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

زیرنظر کتاب مسالک کی تحقیق 70 منٹ میں محترم ندیم اسلم صاحب کی مخلصانہ فکر کا نتیجہ ہے جسے محترم قاری محمد انس ظہیر خطیب جامع مسجد سنگو والی کی معرفت قدرے دیکھنے کا موقعہ ملا ندیم صاحب کی ایک اچھی کاوش ہے کتاب کا لب لباب بین المسالک ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔ جو کہ اس دور میں قابل داد فکر ہے کتاب کو بہت اچھے طریقہ سے ترتیب دیا گیا ہے جہاں تک مسلکی اختلافات کا تعلق ہے یہ کلیتاً ختم تو نہیں ہو سکتے البتہ اگر علماء اکرام ان اختلافات میں نفرت اور شدت پیدا نہ کریں تو فرقہ واریت میں کافی حد تک کمی کی جا سکتی ہے۔

ندیم صاحب کی کاوش کو اللہ تعالیٰ قبول عام کا درجہ عطا فرمائے۔ اور بین المسالک ہم آہنگی کے فروغ اور باہمی یک جہتی کیلئے ان کی جدوجہد کارآمد ثابت ہو والسلام

دعا گو

عبدالحفیظ فاروقی

☆ ☆ ☆ ☆

مقدمہ

الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلیئے ہیں جس کی کوئی آج تک تعریف بیان نہیں کر سکا اس کی شان کے مطابق اور نہ ہی کوئی اس کی تعریف بیان کرسکتا ہے۔ قیامت تک اس کی شان کے مطابق۔ اگر چہ اکھٹی ہو جائے تمام مخلوقات اور ایک ہی ہستی ہے جو تعریف بیان کرسکتی ہے اسکی اسکی شان کے مطابق اور وہ وہ خود ہے۔

دین اس کا جس نے اس پر عمل کیا مسلک اس کا جس نے تحقیق سے چُنا۔ اور تبلیغ اس کی جس نے علم وعقل سے کی اور لکھنا اس کا جس کو پڑھا جائے۔ اور پڑھنا اس کا جس کو سمجھا جائے۔ اور سمجھنا اس کا جس پر عمل کیا جائے۔ یہ کتاب عام لوگوں کیلیئے لکھی جا رہی ہے جو تحقیق تو کرنا چاہتے ہیں مگر وقت اور علم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کر سکتے یہ کتاب ان شاء اللہ ہر اس آدمی کو فائدہ دے گی جو تحقیق کرنا چاہتا ہے جو فرقہ واریت سے نفرت کرتا ہے جو آخرت کے حساب سے ڈرنے والا ہے جو ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہنے والا نہیں، جس میں تقوی ہے اور عقل ہے

اس کتاب کی زیادہ ضرورت مجھے اس لئے محسوس ہوئی۔ کہ ایک عام مسلمان جو پڑھا لکھا ہے عقل مند ہے جیسے سرکاری اور نیم سرکاری محکموں کے اعلیٰ عہدے دار، میڈیا، اینکرز اور حکومتی وزراء میں سے بھی اکثر کو دین اسلام کے متعلق بنیادی اور ضروری معلومات اور علم نہیں۔ ایک بار میں اپنے ایک دوست سے جو کہ پڑھا لکھا تھا پوچھا کہ دین اسلام کی قرآن کے بعد سب معتبر کتاب کونسی ہے؟

تو اس نے جواب دیا فضائل اعمال (تبلیغی جماعت رائیونڈ والوں کے پاس ہوتی ہے)

اسی طرح ایک دوست نے پوچھا جو کہ سبحان اللہ کی تسبیح کر رہا تھا کہ سبحان اللہ کا معنی کیا ہے؟ تو

اس نے شرمندہ ہوکر جواب دیا مجھے معلوم نہیں

اسی طرح میں نے بے شمار نمازی بھائیوں سے پوچھا کہ کیا آپ نے پوری زندگی میں ایک بار بھی پورے قرآن کو ترجمے کے ساتھ پڑھا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں اسی طرح اگر آپ لوگوں سے سوال کریں کہ آدمی کو مسلک تحقیق کر کے اختیار کرنا چاہیئے؟ لوگوں کی باتیں سن کر اختیار کرنا چاہیئے یا جس مسلک پر اپنے والدین کو پائے اسے اختیار کرنا چاہیے؟

تو اکثر لوگ جواب دیں گے کہ تحقیق کر کے اختیار کرنا چاہیے۔ اور اگر آپ ان پوچھیں کہ کیا آپ نے مسلک تحقیق کر کے اختیا کیا ہے۔ تو وہ جواب دیں گے نہیں۔

اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ بغیر علم و عقل کے یا لوگوں کو تحقیق سے روکنے کیلیئے اس قسم کی باتیں پھیلا دیتے ہیں کہ یہ اختلافات تو چودہ سو سالوں میں بڑے بڑے علماء بھی حل نہیں کر سکے۔ یہ اختلافات تو دین میں ضرور رہیں گے لیکن جب آپ تحقیق کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ایسی کوئی بات نہیں۔

اگر کوئی مجھ سے سوال کرے کہ دنیا کے دس مشکل ترین کام کون کون سے ہیں تو میں ان دس مشکل ترین کاموں میں سے ایک مشکل ترین کام مسالک کی تحقیق کہوں گا۔ اور اسی طرح اگر کوئی مجھ سے سوال کرے کہ دنیا کے دس آسان ترین کام کون کون سے ہیں تو ان دس آسان ترین کاموں میں سے بھی ایک آسان ترین کام مسالک کی تحقیق ہی کو کہوں گا۔ اور یہ اس لئے کہ اس میں فرق صرف کوشش کا ہے۔ یعنی جس نے بھی سنجیدگی کے ساتھ کوشش کی اس کیلیئے آسان ترین کام ہوگا۔ اور جس نے بھی غیر سنجیدگی سے کام لیا اور کوشش نہ کی اس کیلیئے مشکل ترین کام ہے

لکھنا تو ویسے ایمانیات پر چاہیئے۔ اس لئے اس موضوع پر لکھی جانے والی یقیناً یہ میری پہلی اور شاید آخری کتاب ہوگی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان میں جو چیزیں خرابیاں پیدا

کرتی ہیں مثلا فلسفہ، کیمونیزیم مختلف ادیان کا ہونا، اور کم علمی کی وجہ سے اپنے دین میں شکوک وشبہات کا ہونا وغیرہ انہیں میں سے ایک چیز فرقہ واریت ہے ۔لیکن اگر آپ غور کریں تو یہ ہمارے پیغمبر جناب حضرت محمدﷺ کا ان معجزوں میں سے ایک معجزہ ہے جن میں انہوں نے آنے والے وقت کے متعلق پیشین گوئیاں کی ہیں جیسے کہ یہ انہوں نے پہلے پیشن گوئی کی تھی ۔کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے ۔گی جن میں سے صرف ایک جنتی ہے ۔اور باقی جہنمی ہوں گے۔

ایک اورسوال جوکسی بھی آدمی کے ذہن میں پیدا ہوسکتا ہے کہ ایک بچہ پیدا ہوا۔اللہ تعالی کی مرضی سے اس دور میں کہ جس میں تہتر فرقے (مسلک) تھے اور وہ پیدا ہوا اس مسلک کے گھر جوکہ فرقہ ضالہ یا فرقہ باطلہ میں سے تھا اور جہنم میں جانے والا تھا۔اب وہ بچہ بڑا ہوتا ہے نیک اعمال کرتا ہے اور برائیوں سے بھی بچتا ہے پھر وہ بوڑھا ہوکر مر جاتا ہے
اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ شخص اللہ تعالی کی مرضی سے فرقوں کے دور میں فرقہ ضالہ والوں کے گھر پیدا ہوا۔ نیک اعمال بھی کئے اور برائیوں سے بھی بچتا رہا تو کیا اللہ تعالی فرقہ ضالہ میں ہونے کی وجہ اسے جہنم میں ڈال دے گا۔
اس کا جواب یہ کہ ہے فرقوں کا دور تو آپﷺ کی وفات سے کچھ عرصے بعد شروع ہو گیا تھا اور چار سو ہجری میں ان کی کافی تعداد ہوگئی تھی ۔مگر ان میں سے اکثر فرقوں میں نفرت اور شدت نہیں آئی تھی لیکن تقریبا آٹھ سو ہجری میں جا کر ان فرقوں میں اتنی شدت اور نفرت آ چکی تھی کہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز بھی نہیں پڑھتے تھے لیکن ہمیں چاہیئے کہ ہم ضالہ فرقوں سے ڈرتے ہوئے تحقیق کریں۔ تحقیق کرنے سے ہمیں دین کے علم کی بنیادوں کا پتہ چل جائے گا اس طرح ہم کبھی بھی گمراہ نہیں ہونگے ۔
جہاں تک اس شخص کا جہنم میں جانے کا معاملہ ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اس پر علم کا

حاصل کرنا فرض کیا تھا مگراس نے اس فرض کوادانہیں کیا وہ شخص اپنے دنیاوی معاملات میں تو عقل کے گھوڑے دوڑاتا تھا۔مگر دینی مسائل جو کہ بہت ضروری تھے ان معالات میں ایسانہیں کرتا تھا وہ اپنی مرضی سے کچھ علماء کرام کی باتیں مانتا تھا اور کچھ علماء کرام کی باتیں نہیں مانتا تھا اور کچھ علماء اکرام کی باتیں سنتا ہی نہیں تھا۔ وہ اپنے اندر مسالک کی نفرت رکھنے والا اور اپنی ضد پر اڑے رہنے والا شخص تھا۔ وہ اپنے آپ کو بہت عقل منداورعلم والا سمجھتا تھا۔حالانکہ اس کے پاس ان دونوں میں سے ایک بھی چیز نہ تھی۔ایسی ہی باتوں کی وجہ سے وہ فرقہ ضالہ میں رہا اور جہنم میں گیا۔

اوربعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ دینی مسائل میں بحث نہیں کرنی چاہیئے حالانکہ بحث بہت اچھی چیز ہے اگرعلم حاصل کرنے کیلئے کی جائے اور بحث بہت بُری چیز ہے اگر مقصد اپنی ضد پر اڑنا ہو۔ جہاں تک مسالک کی تحقیق کا معاملہ ہے تو یہ بہت آسان کام ہے اورمزید یہ کتاب پڑھنے کے بعداورآسان ہوجائے گا اس کتاب میں میں نے تمام عقلی دلائل دیئے ہیں اور کتب صحاح ستہ کے نماز والے باب درج کردیئے ہیں آپ صرف ان دلائل پرغور کرلیں توان شاءاللہ آپ مسلک حق تک پہنچ جائیں گے۔لیکن ضروری نہیں کہ آپ مسلک حق کو علمی اور عقلی طاظ سے تسلیم کرنے کے بعد اس مسلک پرعمل پیرا ہوجائیں۔مسلک حق پرعمل پیرا ہونے کیلئے آپ کے اندر فیصلہ کرنے کی قوت ہونی چاہیئے، آپ میں معاشرے کا کسی قسم کا ڈرنہیں ہونا چاہیئے، آپ میں کوئی لالچ نہیں ہونا چاہیئے وغیرہ اپنے اندرقوت ارادی (فیصلہ کرنے کی قوت) پیدا کرنی کی جو مشق ہے وہ یہ ہے کہ آپ اپنے میں اپنے پیشے میں، اپنی برادری میں، اپنے مسلک میں، اپنے پسندیدہ سیاست دان میں، پانچ عدد خوبیاں اور پانچ عدد بڑی خامیاں تلاش کریں۔ اس سے ان شاءاللہ آپ کے اندراعتماد اور فیصلہ کرنے کی قوت پیدا ہونے میں مدد ملے گی۔

اورآخر میں مولانا عبدالحفیظ فارق حفظہ اللہ کا بہت شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی مصروفیات میں سے اس کتاب کی نظر ثانی کیلئے اپنی قیمتی وقت نکالا۔اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ کتاب کو میرے لئے اور ہراس شخص کیلئے جس نے اس کتاب کے لکھنے میں میری کسی بھی قسم کی مدد ورہنمائی کی ہے

بخشش کا ذریعہ بنائے (آمین یارب العلمین)

علم کی فضیلت

باب:علم مقدم ہے قول اور عمل پر

کیونکہ اللہ تعالی نے (سورۃ محمدﷺ) میں فرمایا) تو جان رکھ کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اللہ نے علم کو پہلے بیان کیا اور (حدیث میں ہے) کہ عالم لوگ ہی پیغمبروں کے وارث ہیں پیغمبروں نے علم کا ترکہ چھوڑا جس نے علم حاصل کیا اس نے پورا حصہ (اس ترکہ کا) لیا اور (حدیث میں ہے) جو کوئی علم حاصل کرنے کیلئے رستہ چلے تو اللہ تعالی اس کیلئے بہشت کا رستہ آسان کردے گا۔ اور اللہ تعالی نے فرمایا (سورۃ فاطر میں) اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو عالم ہیں اور فرمایا (سورۃ عنکبوت) میں ان مثالوں کو وہی سمجھتے ہیں جو علم والے ہیں اور فرمایا (سورۃ ملک میں) وہ دوزخی کہیں گے، اگر ہم پیغمبروں کی بات سنتے یا عقل رکھتے ہوتے تو دوزخیوں میں نہ ہوتے اور (سورۃ زمر میں) فرمایا (اے پیغمبرﷺ) کہہ دیجئے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہیں؟ اور فرمایا اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور فرمایا علم سیکھنے ہی سے آتا ہے اور ابوذرؓ نے کہا اگر تم تلوار یہاں رکھ دو اور اشارہ کیا انہوں نے اپنی گردن کی طرف اس وقت بھی میں سمجھوں کہ میں ایک ہی بات سنا سکتا ہوں، جو آنحضرت محمدﷺ سے میں نے سنی ہے تو البتہ میں اس کو سنادوں۔ اور آں حضرت محمدﷺ نے فرمایا حاضر کو چاہیئے کہ غائب کو (میرا کلام) پہنچادے اور ابن عباسؓ نے کہا تم ربانی بن جاؤ یعنی حلیم بردبار عالم سمجھ دار، بعضوں نے کہا ربانی وہ ہے جو لوگوں کو بڑی باتیں سکھانے سے پہلے چھوٹی چھوٹی دین کی باتیں اس کو سکھا کر تربیت کرے (بخاری کتاب العلم)

ہم سے بیان کیا محمد بن یوسف نے خبر دی، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے۔

انہوں نے ابن مسعودؓ سے کہا کہ انحضرت محمدﷺ دنوں میں ہم کونصیحت کرنے کیلئے وقت اور موقعہ کی رعایت فرماتے آپﷺ اس کو بُرا سمجھتے کہ ہم اکتا جائیں (بخاری کتاب العلم حدیث نمبر 67)

علم کی فضیلت میں تو بہت زیادہ احادیث اور قرآنی آیات موجود ہیں مگر یہاں مختصر علم کی فضیلت اور علم کے پھیلاؤ کا طریقہ کار بیان کیا گیا ہے یعنی تبلیغ کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ لوگ اکتاہٹ و بیزاری محسوس نہ کریں

اور اللہ تعالی جس سے بھلائی کرنا چاہتا ہے۔اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔(الحدیث)

دین کی سمجھ میں کیا درست مسلک کا انتخاب شامل ہے یا نہیں خود غور کریں۔

مسلمانوں میں فرقے بننے کی سب سے بڑی وجہ علم کا نہ ہونا عام مسلمانوں میں۔اس کے بعد یا ضد ہے یا پھر کوئی لالچ۔

اور یہ علم نہ ہونے ہی کی وجہ سے کہ کوئی بھی مولوی کھڑا ہو کر یہ کہہ دیتا ہے کہ فلاں فلاں فرقے گستاخ رسولﷺ ہیں اور احمق لوگ اسے تسلیم کر لیتے ہیں بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے۔حالانکہ مسلمانوں میں کوئی فرقہ گستاخ رسول ہو ہی نہیں سکتا۔کیونکہ مسلمانوں کے اندر جتنے بھی فرقے پائے جاتے ہیں ان سب کا یہی عقیدہ ہے کہ کائنات کی سب سے معزز ہستی اللہ تعالی اور اس کے بعد حضرت محمدﷺ ہیں اب آپ بتائیں کہ کوئی گستاخ رسولﷺ کیونکر ہو سکتا ہے؟

بدعت کا تعارف

ترجمہ حدیث: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ خطبے میں فرماتے تھے تعریف اور ثنا کرتے ہیں۔ ہم اللہ کی جیسی اس کو لائق ہے پھر فرماتے تھے جس کو اللہ راہ دکھا دے اس کو بھٹکانے والا ~~کوئی نہیں۔ اور جس کو وہ بھٹکا دے اس کو بتلانے والا کوئی~~ نہیں۔ بے شک سب سے سچی اللہ کی کتاب ہے۔ (یعنی قرآن مجید) اور سب طریقوں میں بہتر محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور سب سے بری نئی باتیں ہیں (جو دین میں پیدا ہوں) اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ (سنن نسائی جلد اول باب نمبر 948 حدیث نمبر 1581)

بدعت کی تعریف: ہر وہ کام جو کہ ثواب سمجھ کر کیا جائے اور وہ کام کرنا مجبوری نہ ہو اور وہ کام محمد ﷺ اپنی زندگی میں کر سکتے تھے مگر انہوں نے نہیں کیا ایسے کام کو بدعت کہتے ہیں۔

آج کے زمانہ میں بدعت کو سمجھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک کام کو کوئی گروہ یا کوئی عالم کرنا ثواب بتاتا ہے مگر ان کے پاس اس کام کے کرنے کی کوئی واضح دلیل قرآن وحدیث سے نہ ہو اور اسی کام کو کوئی عالم بدعت کہتا ہے اور گناہ بتاتا ہے اور اس کیلئے پیچھے گزر جانے والی حدیث یا اسی متن کی کوئی اور حدیث پیش کر دیتا ہے تو آپ سمجھ لیں کہ وہ کام بدعت ہے۔

بدعت کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے اور اس کی بڑی خرابی یہ ہے کہ اس کو کرنے والا ثواب سمجھ کر کرتا ہے جس کی وجہ سے یہ گناہ نہائت خطرناک ہو جاتا ہے۔

بدعت کی ممانعت کر کے اللہ کے رسول ﷺ نے اس دین اسلام کے ارد گرد ایک نہایت محفوظ

دیوار بنادی ہے جس کی وجہ سے کوئی بھی نئی بات دین میں شامل نہیں ہوسکتی وہ علماء جو لوگوں کو بدعت کی طرف بلاتے ہیں ان کا سب سے بڑا مسئلہ چندہ اکھٹا کرنا ہوتا ہے ۔ اور وہ اپنے مقتدیوں کو قائل کرنے کیلئے اس قسم کے دلائل دیتے ہیں مثلاً فلاں کام وہ اچھا کام ہے ہم کونسا اس میں کوئی بری باتیں کرتے ہیں یا یہ کہ اسپیکر کا استعمال اور مسجد پر لائنٹر ڈالنا یہ بھی تو نئی باتیں ہیں دین میں ۔ حالانکہ انہیں چاہیے تو یہ تھا کہ وہ اپنے کام کرنے کے دلائل میں کوئی حدیث پیش کرتے مگر وہ بات کو موڑ توڑ کر دوسری طرف لے جاتے ہیں ۔

حالانکہ محمد ﷺ نے تین دن سے پہلے قرآن ختم کرنے کو منع فرمایا، رات کے کھانے پر روزہ رکھنے کو منع فرمایا اور اسی طرح ہر روز یعنی پورا سال روزے رکھنے سے منع فرمایا اب آپ خود ہی سوچیں کہ یہ سب نیک کام ہیں اور زیادہ کرنے پر زیادہ اجر ملنا چاہیے لیکن ایسا نہیں ہے اور جو کام ہو ہی نیا وہ تو بدعت اور گمراہی ہے اس پر اجر کیسے مل سکتا ہے بدعات جس طرح اعمال میں ہوسکتی ہے اسی طرح عقائد میں بھی ہوسکتی ہیں جو کہ بہت زیادہ خرابی کا باعث بنتی ہے مسلمانوں میں فرقہ واریت لانے میں بدعات کا بہت بڑا حصہ ہے آج بھی ہماری محفلوں میں جو مسلکی بحثیں ہوتی ہیں ان میں زیادہ تو بدعات کی وجہ سے ہوتی ہیں اور بدعات مسلمانوں میں آئی ہیں دین کا علم نہ ہونے کی وجہ سے اور عام مسلمانوں میں بدعات آتی ہیں ان کی سوچ کی وجہ سے اور ان کی سوچ کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ ہر آدمی جس نے داڑھی رکھی ہو یا چھوٹی بڑی تقریریں کرتا ہو، یا کسی دینی جماعت سے منسلک ہو اس کے پاس بہت علم ہوتا ہے اور وہ جو بھی بات کہے اسے بغیر دلیل کے مان لینا چاہیے یہ بہت بڑی غلطی ہے

عقائد میں بدعت کی وجہ سے کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ یعنی شرک عقائد میں شامل ہوسکتا ہے اور شرک وہ واحد گناہ ہے جس متعلق اللہ تعالی نے قرآن مجید میں صاف صاف کہہ دیا ہے کہ وہ شرک کو نہیں بخشے گا شرک کے متعلق قرآن مجید میں بہت ساری آیات ملتی ہیں مگر میں مختصر طور پر تین آیات درج کرر ہا ہوں

1: اللہ تعالی قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے ۔ ہاں شرک کے علاوہ گناہ، جس

کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا (سورۃ النسآء آیت 116)

2: اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالی کے پاس ہمارے سفارشی ہیں آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالی کو معلوم نہیں۔ نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک ہے برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے (سورۃ یونس آیت 18)

3: جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ نزدیک ہو جائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں (بات بھی یہی ہے) کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہی ہے (سورۃ بنی اسرائیل آیت 57)

(نوٹ): شرک اور بدعت کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کریں۔

کتاب لکھنے کے اغراض ومقاصد

جیسے کہ میں مقدمہ میں بیان کر چکا ہوں کہ ایمان میں کمزوری پیدا کرنے والی دینی اعمال سے دور رکھنے والی چیزوں میں سے ایک بڑی چیز مسالک کی بحث ہے۔

ایک عام مسلمان کو وہ عالم بہت پریشان کرتے ہیں جو کہتے ہیں کی ہمارا ہی فرقہ (مسلک) نجات والا ہے۔اور باقی سب جہنمی ہیں جبکہ عام آدمی یہ سمجھتا ہے کہ وہ خود تحقیق نہیں کرسکتا اور اس طرح اس کی ساری زندگی پریشانی اور بے عملی میں گزر جاتی ہے

اور عام آدمی کیلئے ہی یہ کتاب لکھی جا رہی ہے۔اس کتاب کے لکھنے کے مندرجہ ذیل اغراض ومقاصد ہیں

1: عام مسلمان کو تحقیق کی طرف راغب کرنا

2: فرقہ واریت پر لکھنے کا ایسا طریقہ متعارف کروانا کہ جس سے نہ تو مخالف مسالک کے عام لوگوں کے دلوں کو ٹھیس نہ پہنچے۔

3: ایمان میں کمزوری پیدا کرنے والی اس فرقہ واریت والی بحث کا خاتمہ کرنا۔

4: عام مسلمان کے علم وعقل اور فہم کو ترقی دینا۔

5: دعوت وتبلیغ

6: فرقہ واریت سے نفرت کرنے والے مسلک حق کی تعداد اور طاقت میں مزید اضافہ کرنا

7: ملک وقوم میں فرقہ واریت اور فساد پھیلانے والوں کی مخالفت کرنا

مسلک کی ضرورت واہمیت

مسلک کا لغوی معنی راستہ،طریقہ،مذہب،عقیدہ،اُسوہ،دستور،قاعدہ،آئین اور پالیسی کے ہیں اور اصطلاحی معنی کے لحاظ سے اس سے مراد دین اسلام میں پائے جانے والے فرقے ہیں۔
ان فرقوں میں بعض تو ایسے ہیں کہ ان میں دو چار مسائل میں ہی اختلاف ہوتا ہے لیکن بعض فرقے ایسے ہیں کہ جو پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں،ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔اور ان میں اختلاف بھی بہت زیادہ ہے اور انہیں میں مسلک حق ہے۔اسی وجہ سے مسلک کی ضرورت واہمیت بڑھ جاتی ہے

مسالک کی تحقیق،ضرورت واہمیت کیلئے مندرجہ ذیل باتوں پر غور کریں

1: دین اسلام کے تقریبا بڑے مسائل تیرہ سو(1300) ہیں جبکہ بعض مسالک ایسے ہیں کہ ان میں چھ سو پچاس(650) مسائل تک کا اختلاف پایا جاتا ہے۔اور لوگوں کی زیادہ تعداد ان تین مسالک میں ہے جن میں زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔

2: دین اسلام کی عبادات میں سے سب سے اہم عبادت نماز ہے۔میں نے نماز کو تحقیق کیلئے اٹھائیس(28) حصوں میں تقسیم کیا ہے۔اور جب میں نے ان اٹھائیس حصوں میں اختلاف نکالا

تو ان کی تعداد چودہ (14) تھی۔

3: بے شمار اعمال وعقائد ایسے ہیں کہ ایک مسلک کے نزدیک باعث ثواب جبکہ دوسرے مسلک کے نزدیک وہی عقائد واعمال کبیرہ گناہ ہیں۔

4: آپ کے دینی ودنیاوی اور آخرت کے معاملات میں آسانیاں اور مشکلات پیدا کرنے میں مسلک کا اہم کردار ہے

5: آپ کو عملی طور پر دین کے قریب کرنے یا دور کرنے میں مسلک کا اہم کردار ہے

6: صحیح مسلک کے انتخاب کا مطلب درست جماعت کی طاقت بننا اور مسلک ضالہ کی طاقت میں کمی کرنا ہے

7: آپ کے جتنے اعمال ہیں مثلاً نماز پڑھنا، روزے رکھنا، صدقہ وخیرات کرنا وغیرہ کے قبول ہونے اور رد ہونے میں مسلک کا اہم کردار ہے

8: آپ کے جنتی ہونے اور جہنمی ہونے میں مسلک کا بہت اہم کردار ہے۔

9: آپ کے ملک وقوم میں امن اور تحاد واتفاق پیدا کرنے میں مسلک کا اہم کردار ہے۔

فرقہ قرآن وحدیث اور تفاسیر میں

وَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعَا وَّلَا تَفَرَّقُوْ

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو (سورۃ ال عمران 103)

تفسیر (یہ تفسیر ابن کثیر کی ہے)

اختلاف نہ کرو، پھوٹ نہ ڈالو، جدائی نہ کرو، علیحدگی سے بچو، صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تین باتوں سے اللہ رحیم خوش ہوتا ہے اور تین باتوں سے ناخوش ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ دوسرے اللہ کی رسی (قرآن) کو اتفاق سے پکڑو، تفرقہ نہ ڈالو، تیسرے مسلمان بادشاہوں کی خیر خواہی کرو۔

فضول بکواس، زیادتی سوال اور بردباری مال یہ تینوں چیزیں رب کی ناراضگی کا سبب ہیں بہت سی روایتیں ایسی بھی ہیں کہ جس میں ہے کہ اتفاق کے وقت وہ خطا سے بچ جائیں گے۔ اور بہت سی احادیث میں نا اتفاقی سے ڈرایا بھی ہے ان ہدایات کے باوجود امت میں اختلاف ہوئے اور تہتر فرقے ہوگئے جن میں سے ایک نجات پا کر جنتی ہوگا۔ اور جہنم کے عذابوں سے بچا رہے گا۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو اس پر قائم ہوں جس پر رسول اللہؐ اور آپؐ کے صحابہ تھے۔ (تفسیر ابن کثیر)۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ آپؐ کے اصحاب کس چیز پر تھے اور کیا آپ بھی اسی چیز پر ہیں؟

وَلَاتَفَرَّقُوْا :اور پھوٹ نہ ڈالو کے ذریعے فرقہ بندی سے روک دیا گیا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مذکورہ دو اصولوں سے انحراف کرو گے تو تمھارے درمیان پھوٹ پڑ جائے گی۔ اور تم الگ الگ فرقوں میں بٹ جاؤ گے۔ چنانچہ فرقہ بندی کی تاریخ دیکھ لیجیے۔ یہی چیز نمایاں ہو کر سامنے آئے گی۔قرآن وحدیث کے فہم اور اس کی توضیح وتعبیر میں کچھ باہم اختلاف یہ فرقہ بندی کا سبب نہیں ہے۔ یہ اختلاف تو صحابہ وتابعین کے عہد میں بھی تھا۔لیکن مسلمان فرقوں اور گروہوں میں تقسیم نہیں ہوئے۔ کیونکہ اس اختلاف کے باوجود سب کا مرکز ومحور عقیدت ایک ہی تھا۔قرآن اور حدیث رسول ﷺ لیکن جب شخصیات کے نام سے دبستان فکر معرض وجود میں آئے تو اطاعت وعقیدت کے یہ مرکز ومحور تبدیل ہو گئے۔ اپنی اپنی شخصیات اور ان کے اقوال و افکار اولین حیثیت کے اور اور ان کے فرمودات ثانوی حیثیت کے حاصل قرار پائے۔ اور یہیں سے امت مسلمہ کے افتراق کے المیئے کا آغاز ہوا۔ جو دن بہ دن بڑھتا ہی چلا گیا اور نہایت مستحکم ہو گیا۔ (سعودی تفسیر)

اب سوال یہ ہے کہ کیا آپ کے فرقے میں کوئی ایسی نیک شخصیت موجود ہے کہ جس کی وجہ سے فرقہ بن گیا ہو۔ یا کوئی ایسی نیک شخصیت موجود ہے کہ جس کے قول وفعل کو آپ بہت زیادہ اہمیت دیتے ہوں۔

خود غور کریں اور سوچیں کہ یہ غلط ہے یا صحیح؟

یہ نیچے والی عبارت تفسیر احسن البیان کی ہے۔

اس سے بھی بڑا المیہ یہ ہے کہ فکرونظر کی یہ کجی اتنی بڑھی کہ یہ اختلاف جو تحذب وتفرق کی بنیاد ہے۔ اور جس سے قرآن نے روکا ہے۔ اسے نعوذ باللہ رحمت قرار دیا جا رہا ہے۔ اور اس کے لیے یہ موضوع (من گھڑت، جھوٹی) روایت پیش کی جاتی ہے" کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے" حالانکہ اگر یہ اختلاف رحمت ہوتا تو نبیؐ یہ کیوں فرماتے کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا باقی سب جہنم میں ۔ اب مسلمانوں کے تمام فرقے دعوے دار ہیں کہ جنتی فرقہ وہی ہیں۔ حالانکہ اس میں مصداق تو وہی

فرقہ ہوگا جس کی پہچان آپ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ (مَـا اَنَا عَلَيْهِ و اَصْحَابِی) کہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا (سنن ابی داوَد، حدیث 4597، و جامع الترمذی، حدیث: 2641، وسنن ابن ماجہ، حدیث 3992 ومسند احمد: 332/2)

ترجمہ قرآن: آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں (سورۃ ال عمران آیت نمبر 64)

ایک دوسرے کو رب بنانے سے کیا مراد ہے؟ کس نے ایک دوسرے کو رب بنایا؟ اور کیا یہ خامی ہمارے اندر بھی پائی جاتی ہے؟ غور کریں۔

اِتَّخَذُوْٓا: انھوں نے بنایا، اَحبَارَهُمْ: اپنے علماء کو ، وَرُهْبَانَهُمْ : اور اپنے درویشوں کو ، اَرْبَابًا : (اپنا) رب ، مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ : اللہ کو چھوڑ کر (سورۃ توبہ آیت نمبر 31)

ترجمہ: ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنا لیا۔ (سورۃ التوبہ آیت نمبر 31) (اس سے کیا مراد ہے؟ غور کریں)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنَّ	كَثِيْرًا	مِّنَ الْاَحْبَارِ	وَالرُّهْبَانِ
اے وہ لوگوں جو	ایمان لائے ہو	بے شک	اکثر (بہت سے)	علماء	اور درویش (عابد)

لَيَاْكُلُوْنَ	اَمْوَالَ النَّاسِ	بِالْبَاطِلِ	وَيَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
البتہ کھاتے ہیں	لوگوں کے مال	باطل طریقے سے	اور روکتے ہیں	اللہ کے راستے سے

ترجمہ: اے ایمان والو! اکثر علماء اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے

روک دیتے ہیں(سورۃ توبہ آیت نمبر 34)
کیا اس آیت سے اس بات کا پتا نہیں چلتا کہ ہمیں ہر عالم اور ہر عبادت گزار پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے؟

حدیث: حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: یہود اکہتر فرقے ہوئے ان میں سے ایک جنتی ہے اور ستر دوزخ میں جائیں گے۔ اور نصاری (عیسائی) بہتر فرقے ہوئے۔ اکہتر دوزخی ہیں اور ایک جنتی ہے۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ میری امت تہتر فرقے ہو جائے گی۔ ان میں سے ایک جنتی ہے اور بہتر دوزخ میں جائیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: وہ جنتی فرقہ کون سا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جماعت۔ (سنن ابن ماجہ جلد نمبر 3 بَاب افْتِرَاقِ الاُمَم حدیث نمبر 3992)

جامع ترمذی والی حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں (مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ) جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ۔ (حدیث نمبر 2641)۔
آپ کے صحابہ کس چیز پر تھے؟ اور کیا آپ اور ہم بھی اسی چیز پر ہیں؟

قرآن وحدیث کا حل

فرقہ واریت کو ختم کرنے کیلئے قرآن مجید ہمیں جو حل دیتا ہے اس کی یہاں صرف ایک ہی دلیل پیش کر رہا ہوں

ترجمہ: اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالی اور فرمانبرداری کرو رسول ﷺ کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ تعالی کی طرف اور رسول ﷺ کی طرف اگر تمہیں اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بہت اچھا ہے (سورۃ نمبر 4 النسآء آیت نمبر 59)

تفسیر: الولامر (اپنے میں سے اختیار والے) سے مراد بعض کے نزدیک امراو حکام

اور بعض کے نزدیک علماء وفقہا ہیں مفہوم کے اعتبار سے دونوں ہی مراد ہو سکتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اصل اطاعت تو اللہ تعالی ہی کی ہے کیونکہ (اَلَا لَـهُ الْـخَلْقُ وَ الْاَمْرُ) (الاعراف 54) خبردار مخلوق بھی اسی کی ہے حکم بھی اسی کا ہے (اِنِ الْـحُـكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ) (یوسف 40) حکم صرف اللہ ہی کا ہے لیکن چونکہ رسول ﷺ خالص منشاء الہی کا مظہر اور اس کی مرضیات کا نمائندہ ہے اس لئے اللہ تعالی نے اپنے ساتھ رسول ﷺ کے حکم کو بھی مستقل طور پر واجب الاطاعت قرار دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت دراصل اللہ کی اطاعت ہے (مَـنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء 80) جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ حدیث بھی اس طرح دین کا ماخذ ہے جس طرح قرآن کریم۔ تاہم امراو حکام کی اطاعت بھی ضروری ہے کیونکہ وہ یا تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کا نفاذ کرتے ہیں یا امت کے اجتماعی مصالح کا انتظام اور نگہداشت کرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ امراو حکام کی اطاعت ضروری ہے لیکن وہ علی الاطلاق نہیں بلکہ مشروط ہے اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کے ساتھ اسی لئے اَطِيْـعُـوا اللّٰـه کے بعد اَطِيْـعُـو الرَّسُوْلَ تو کہا کیونکہ یہ دونوں اطاعتیں مستقل اور واجب ہیں لیکن اَطِيْـعُـو اُولِـي الْاَمْـرِ نہیں کہا کیونکہ اُولِـي الْاَمْـرِ کی اطاعت مستقل نہیں اور حدیث میں بھی کہا گیا ہے (لَا طَـاعَـةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ) وقال الالبانی حدیث صحیح مشکوۃ نمبر 3696 فی لفظ المسلم لاطاعة فی معصیة اللّٰه کتاب **الامارة** باب وجوب طاعة الاَمرا فی غیر معصیه حدیث نمبر 1840 اور (اِنَّـمـا الـطَّاعَةُ فِيْ الْمَعْرُوفِ) صحیح بخاری کتاب الاحکام باب نمبر 4) السَّـمْـعُ والـطَّاعَةُ لِلاِمَامِ مَالَمْ تَكُنْ مَّعْصِيَةً) معصیت میں اطاعت نہیں اطاعت صرف معروف میں ہے یہی حال علما وفقہا کا بھی ہے (اگر اولامر میں ان کو بھی شامل کیا جائے) یعنی ان کی اطاعت اس لئے کرنی ہوگی کہ وہ اللہ اور اور اس کے رسول ﷺ کے احکام وفرمودات بیان کرتے ہیں اور اس کے دین کی طرف ارشاد وہدایت اور رہنمائی کا کام کرتے ہیں حکام کی طرح یقیناً مرجع عوام ہیں لیکن ان کی اطاعت بھی صرف اس وقت تک کی جائے گی جب

تک کہ عوام کو صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات بتلائیں لیکن اگر وہ اس سے انحراف کریں تو عوام کیلئے ان کی اطاعت بھی ضروری نہیں۔ بلکہ انحراف کی صورت میں جانتے بوجھتے ان کی اطاعت کرنا سخت معصیت اور گناہ ہے

اللہ تعالی کی طرف لوٹانے سے مراد، قرآن کریم اور الرسول ﷺ سے مراد اب حدیث رسول ﷺ ہے یہ تنازعات کے ختم کرنے کیلئے ایک بہترین اصول بتلایا گیا ہے اس اصول سے بھی واضح ہوتا ہے کہ کسی تیسری شخصیت کی اطاعت واجب نہیں جس طرح تقلید شخصی یا تقلید معین کے قائلین نے ایک تیسری اطاعت کو واجب قرار دے رکھا ہے اور اسی تیسری اطاعت نے، جو قرآن کی اس آیت سے صریح مخالف ہے، مسلمانوں کو امت متحدہ کی بجائے امت منتشرہ بنا رکھا ہے اور ان کے اتحاد کو تقریبا ناممکن بنا دیا ہے (سعودی تفسیر)

یہ ہے وہ بہت ہی سادہ اور بہت ہی سیدھا حل جو قرآن مجید نے ہر اس شخص کو بتایا ہے جو کہ اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور فرقہ واریت سے بچنا چاہتا ہے اور مسلمانوں کو اکھٹا دیکھنا چاہتا ہے۔ یعنی کہ ہم مسلمانوں کے درمیان کوئی بھی تنازع ہو تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس تنازع کو اللہ تعالی کی طرف (یعنی قرآن مجید) اور رسول اللہ ﷺ (یعنی حدیث رسول) کی طرف رجوع کریں اور اس تنازع کا حل تلاش کریں یہ ہمارے لئے بہت بہتر اور انجام کے اعتبار سے بہت اچھا ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بتایا ہے بات کو اور زیادہ واضح کرنے کیلئے دو عدد احادیث بیان کر رہا ہوں

(1): (ترجمہ) آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب اور اس کی نبی اکرم ﷺ کی سنت (موطا امام مالکؒ، القدر، باب النھی عن القول بالقدر، حدیث نمبر 1708)

(2): (ترجمہ) سیدنا ارباز بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور موثر نصیحت فرمائی۔ وعظ سن کر ہماری

آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور دل دہل گئے ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ وعظ تو ایسا ہے جیسے کسی رخصت کرنے والا کا ہوتا ہے اس لئے ہمیں خاص وصیت کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا اور (اپنے امیر کی جائز بات) سننا اور ماننا اگرچہ (تمہارا امیر) حبشی غلام ہی ہو۔ میرے بعد جو تم میں سے زندہ رہے گا وہ سخت اختلاف دیکھے گا۔ اس وقت تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کا طریقہ لازم پکڑنا، اسے داڑھوں سے مضبوط پکڑے رہنا اور (دین کے اندر) نئے نئے کاموں (اور طور طریقوں) سے بچنا کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے۔ (سنن ابی داؤد، السنۃ، باب فی الذوم، حدیث نمبر 4607)

یہ تو ہے قرآن وحدیث کا فیصلہ اور حل اب دوسری طرف فرقے بنانے والوں کی طرف بھی غور کریں ان میں بعض تو ایسے لوگ ہیں کہ جنہوں نے ٹوپی کا ڈیزائن تبدیل کیا اور فرقہ بنا دیا۔ اور کسی نے پگڑی کا رنگ تبدیل کیا اور فرقہ بنا دیا اور کسی نے سر سے ٹوپی اتار کر فرقہ بنا دیا اور کسی نے سر پر ٹوپی رکھ کر فرقہ بنا دیا یعنی اس ٹوپی اور پگڑی ہی نے کئی فرقے بنا دیئے لیکن اس میں پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں کیونکہ یہ کام بنگلہ دیش، انڈیا اور پاکستان تک محدود ہے باقی تمام اسلامی مما لک میں یہ کام اتنا زیادہ نہیں ہے۔

نوٹ: اگر اس کتاب میں موجود حدیث نہ ملے تو اس حدیث کا نمبر تلاش نہ کرے باب تلاش کرے تو ان شاء اللہ حدیث مل جائے گی۔

مسلک حق اور مسالک ضالہ کی نشانیاں اور متضاد باتیں

مسلک حق اور مسالک ضالہ میں پائے جانے والی چند متضاد باتیں درج کر رہا ہوں۔ جو کہ میرے تجربات اور علم سے گزری ہیں۔ ہر بات کو غور سے پڑھیں اور غور کریں کہ یہ کس کس

مسالک میں پائی جاتی ہیں اور اپنی عقل وعلم سے فیصلہ کریں۔

خانہ نمبر 1 مسالک ضالہ کی نشانیاں

(۱) اگر آپ مسالک ضالہ کے عالم سے پوچھیں کہ دین اسلام کی قرآن کے بعد معتبر کتابیں کون کون سی ہیں تو وہ جواب دے گا کہ بخاری، مسلم، سنن ابوداود، سنن نسائی، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ۔ پھر آپ اس عالم سے سوال کریں کہ آپ کے مسلک کی معتبر کتابیں کون کون سی ہیں تو نام تبدیل ہو چکے ہوں گے۔

(۲) اگر آپ ان کے عالموں سے سوال کریں کہ میں نماز یا کسی بھی چیز پر تحقیق کرنا چاہتا ہوں تو کیا میں اس کے لیے معتبر کتابوں کا انتخاب کروں؟ تو یہ جواب دیں گے نہیں آپ معتبر کتابیں نہیں پڑھ سکتے بغیر استاد کے۔ اور نہ ہی آپ انھیں سمجھ سکتے ہیں۔ تحقیق کرنا صرف عالموں کا کام ہوتا ہے۔ یعنی معتبر کتابیں نہیں پڑھنے دیتے۔

(۳) یہ کہتے ہیں کہ ترجمے نہیں پڑھنے چاہیے۔ کیونکہ وہ غلط کیے ہوتے ہیں اس لیے ہم عام مسلمان کو ترجمے معتبر کتابوں کے نہیں پڑھنے دیتے۔

(۴) یہ مسالک ایک تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کمزور ہو رہے ہیں اور دوسرا ان کی تعداد میں بھی کمی آ رہی ہے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ علماء کرام نے محنت کی اور دین اسلام کی معتبر کتابوں کے ترجمے کیئے۔ اور اگر ان میں سے کسی مسلک میں تھوڑا بہت اضافہ ہو بھی رہا ہے تو اس کی وجہ معتبر کتابوں سے دور رہنا ہے۔

(۵) مسالک ضالہ والے آج تک کوئی بڑا مناظرہ یا بحث مسلک حق والوں سے نہیں جیت سکے۔ اور نہ ہی دلائل کے ساتھ جیت سکتے ہیں۔ البتہ اپنے مسلک کے عام لوگوں میں شور شرابا کرتے ہیں کہ ہم نے بہت سارے مناظرے جیتے ہیں۔

(۶) مسالک ضالہ کے علماء اپنے لوگوں کو غلط عقائد سے نفرت کی بجائے غلط عقائد رکھنے والے لوگوں سے نفرت کا درس دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ملکوں میں لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں اور بدامنی پھیلتی ہے۔ اور بعض اوقات مسلک حق والوں پر غلط عقائد کا جھوٹا الزام لگا کر عام لوگوں میں ان کے خلاف اتنی نفرت پیدا کر دیتے ہیں کہ عام آدمی ان سے بات کرنا اچھا ہی نہیں سمجھتا۔

(۷) مسالک ضالہ کے پاس اگر کسی قسم کی عسکری طاقت آ جائے تو وہ مختلف بہانے بنا کر اپنی

فوج، اپنے ملک اور اپنی قوم پر ہی قتل وغارت مسلط کر دیتے ہیں۔
(۸) مسالک ضالہ والے زبان سے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم تمام ائمہ اکرام کی عزت کرتے ہیں۔مگر ان کا یہ قول جھوٹ ہوتا ہے۔ بلکہ بعض تو تمام ائمہ کرام کو چھوڑ کر کسی عام عالم کی عزت وتکریم میں مصروف ہوتے ہیں۔جس کی وجہ سے ان میں مزید فرقے بن جاتے ہیں۔
(۹) مسالک ضالہ کی ایک نشانی یہ ہے کہ یہ بعد میں بنے ہوتے ہیں۔اگرچہ کچھ ان میں بہت پرانے ہوں۔اور اکثر مسالک کے نام پر غور کریں تو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ مسلک آپؐ کے صحابہ کے دور میں نہیں تھا۔
(۱۰) ان مسالک میں تقریباً ۷۰ سے ۹۰ فیصد لوگ نماز ہی نہیں پڑھتے اور جو نماز پڑھتے ہیں۔ وہ پانچ سات اعمال تک اپنے آپ کو محدود رکھتے ہیں۔یعنی بے عمل اور بے علم ہوتے ہیں۔
(۱۱) ان مسالک کے علماء کرام عام لوگوں کو اپنے ساتھ رکھنے اور ان میں مسلک حق کے خلاف نفرت ڈالنے کے لیے ایک طریقہ یہ اختیار کرتے ہیں کہ فلاں مسلک کے فلاں عالم نے اپنی فلاں کتاب میں فلاں فلاں غلط باتیں تحریر کی ہیں۔ جو کہ اکثر یا تو ان کے خلاف جھوٹ باندھا جاتا ہے یا پھر بات کو توڑ موڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔یا پھر ان کی وہ بات درست ہوتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کے علاوہ کسی کی بھی بات کو رد بھی کیا جا سکتا ہے اور قبول بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو ان کے دلائل پر منحصر ہے۔ جبکہ نفرت پھیلانے کی سب سے بڑی وجہ چندہ اکٹھا کرنا ہوتا ہے۔
(۱۲) مسالک ضالہ کے علماء کرام عام لوگوں میں مسلک حق والوں کے بارے میں اس قسم کی باتیں پھیلاتے ہیں کہ یہ فلاں کو نہیں مانتے یا فلاں کام نہیں کرتے۔ حالانکہ پہلے تو یہ سوچنا چاہیے کہ کسی کو ماننا کیا ہے اور نہ ماننا کیا ہے۔اور ان کے دلائل کیا ہیں۔اور جو وہ کام نہیں کرتے اس کام کا درجہ دین میں کیا ہے یعنی فرض ہے سنت ہے وغیرہ۔اور اس کام کے کرنے اور نہ کرنے کے دلائل کیا ہیں۔

(۱۳) مسالک ضالہ کے علماء اپنی کسی کتاب میں جب کسی عقائد یا عمل کا ذکر کرتے ہیں تو یا تو وہ کسی معتبر کتاب کا حوالہ نہیں دیں گے اور اگر حوالہ دیا بھی تو صرف کتاب کا نام لکھ دیں گے کون سا باب ہے۔حدیث کا نمبر کیا ہے۔اس کا درجہ کیا ہے۔کچھ بھی درج نہیں کریں گے۔

(۱۴) مسالک ضالہ کے ایک بھی عالم نے تحقیق سے مسلک نہیں چنا ہوتا۔اور اگر کسی نے تحقیق کی ہو تو وہ ایک ہی مسلک اختیار کرتا ہے۔جسے میں اس کتاب میں مسلک حق کے نام سے بیان کرر ہا ہوں۔مسلک حق میں تمام مسالک سے تحقیق یافتہ عالم آئے ہوتے ہیں۔مگر ایک بھی عالم نے مسلک حق کو چھوڑ کر کوئی دوسرا مسلک اختیار نہیں کیا۔مسلک حق میں تقریباً پچاس فیصد لوگوں تحقیق یافتہ ہیں۔اور مسالک ضالہ میں ایک فیصد بھی لوگ یا عالم تحقیق یافتہ نہیں ہوتے۔

نوٹ: یہ نشانیاں ہر مسلک ضالہ میں پائی جاتی ہیں اور بیان کی گئی تقریباً تمام نشانیاں پائی جاتی ہیں۔

خانہ نمبر2 مسلک حق کی نشانیاں

(۱) اگر مسلک حق کے کسی عالم سے پوچھیں کہ دین اسلام کی قرآن کے بعد معتبر کتابیں کون کون سی ہیں۔تو وہ جواب دے گا کہ بخاری، مسلم، سنن ابوداود، سنن نسائی، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ۔پھر آپ اس عالم سے سوال کریں کہ آپ کے مسلک کی معتبر کتابیں کون کون سی ہیں۔تو پھر وہی نام بتلائے گا۔

(۲) اگر آپ مسلک حق کے کسی عالم سے سوال کریں کہ میں نماز یا فلاں مسئلے پر تحقیق کرنا چاہتا ہوں تو کیا میں اس کیلیے معتبر کتابوں کا انتخاب کروں؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ضرور تحقیق کرنی چاہیے اور اس کے لیے معتبر کتابوں کا انتخاب اچھا فیصلہ ہے کیونکہ یہ تمام مسالک کے نزدیک افضل اور معتبر ہیں۔اور لکھی ہوئی بھی پرانے وقتوں کی ہیں۔

(۳) مسلک حق کے کسی عالم سے اگر آپ سوال کریں کہ میں نے سنا ہے کہ معتبر کتابوں کے ترجمے غلط ہوئے ہوتے ہیں تو وہ جواب دیں گے۔کہ یہ بات غلط ہے اور عام مسلمانوں کو گمراہ رکھنے کے لیے کہی گئی ہے۔آپ انھیں مسلک کے علماء کے ترجمے پڑھ سکتے ہیں۔ہمیں کوئی

اعتراض نہیں۔

(۴) مسلک حق کی تعداد میں وقت گزرنے کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اس کی وجہ لوگوں کا تحقیق کرنا ہے۔ اور یہ مسلک اتنی تیزی سے پھیل رہا ہے کہ آنے والے ستر یا اسّی سالوں میں ان شاء اللہ دنیا کے ہر شہر ہر گاؤں کا سب سے بڑا مسلک ہوگا۔ ویسے تعداد میں زیادہ ہونا دلیل نہیں لیکن تحقیق کرنے کے بعد ایک ہی مسلک کو چننا دلیل ہے عقل کی۔

(۵) مسلک حق والے آج تک کوئی بھی بڑی بحث یا مناظرہ نہیں ہارے۔ البتہ یہ شور شرابا کم ہی کرتے ہیں۔

(۶) مسلک حق کے علماء کرام غلط عقائد سے تو سخت نفرت کرتے ہیں مگر غلط عقائد رکھنے والے لوگوں سے نفرت نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے ملک اور علاقے میں امن رہتا ہے۔ اور لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا۔

(۷) مسلک حق کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اگر اس کے پاس عسکری طاقت ہو تو یہ اسے اپنے ملک کے خلاف بالکل استعمال نہیں کرتے۔ اور یہ بات قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور مسلک حق کے عقائد کا حصہ ہے۔

(۸) مسلک حق والے تمام ائمہ کرام اور محدثین کی عزت کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور یہ بات نہ صرف ان کے قول سے ثابت ہوتی ہے بلکہ ان کے فعل سے بھی ثابت ہوتی ہے۔

(۹) مسلک حق کی ایک نشانی یہ ہے کہ یہ شروع اسلام سے موجود ہے۔ جیسا کہ جامع ترمذی والی حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں وہی فرقہ جنتی ہے۔ آپؐ کے صحابہ کس چیز پر تھے؟ خود غور کریں اور اس مسلک میں آج تک کوئی قابل ذکر فرقہ نہیں بنا۔

(۱۰) مسلک حق میں بے نماز لوگوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ ان میں تقریباً ۹۰ فیصد لوگ نماز پڑھنے والے ہوتے ہیں۔ اور نماز کے علاوہ وہ تمام فرائض واجبات کو پورا کرتے ہیں اور تمام کبیرہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۱۱) مسلک حق کے کسی بھی عالم کی آپ کتاب پڑھیں تو جہاں کہی بھی وہ حدیث وغیرہ درج کریں گے تو وہ اس حدیث کا نمبر، باب اوراس کی تصیح وغیرہ بھی درج کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک عالم کی کتاب نماز نبوی سے حوالہ پیش کرر ہا ہوں۔ رسولؐ نے فرمایا: یادرکھو! مجھے قرآن مجید اوراس کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز (حدیث) بھی دی گئی ہے۔ اس حدیث کا حوالہ اور تصیح اس طرح بیان کی ہے (صحیح)، سنن ابی داود، السنۃ، باب فی لزوم السنۃ، حدیث: 4604، وسندہ صحیح امام ابن حبان نے الموارد، حدیث 97 میں اسے صحیح کہا ہے۔

(۱۲) مسلک حق کے علماء کرام قرآن کا ترجمہ پڑھنے پر بہت زیادہ زور دیتے ہیں۔ اور کسی قسم کی کوئی بندش بھی نہیں لگاتے کہ فلاح عالم کا ترجمہ پڑھنا ہے اور فلاں کا نہیں پڑھنا۔

(۱۳) مسلک حق کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ یہ بہت بہادر ہوتے ہیں یہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور نہ ان کے دشمن ان کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں جیسا کہ محمدﷺ کی یہ حدیث ہے کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا انہیں چھوڑنے والا ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی (جامع ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی اھل الشام حدیث نمبر 2192)

(۱۴) ایسے علماء کرام جو کہ پوری دنیا میں علم وعمل اور تبلیغ کے لحاظ سے اپنے اثرات چھوڑتے ہیں۔ ان علماء کرام کی کثیر تعداد کا تعلق اسی مسلک حق سے ہوتا ہے۔ جیسے امام ابن حزم، اما ابن جوزی اور ڈاکٹر ذاکر نائیک وغیرہ۔

غور کریں اور دیکھیں کہ آپ کے مسلک میں کونسی نشانیاں پائی جاتی ہیں خانہ نمبر 1 کی یا خانہ نمبر 2 کی

اضافی نوٹ

آپ کسی فرقے کو چیک کرنے کیلئے اس پر ایک اجتماعی نظر ڈالیں اور ایک انفرادی نظر ڈالیں یعنی اجتماعی نظر میں آپ اس فرقے کے تمام لوگوں کو سرسری طور پر چیک کریں کہ ان کے کتنے فیصد لوگ کتنے فیصد دین پر عمل کرتے ہیں، کبیرہ گناہوں سے کتنا بچتے ہیں، جھوٹ بولنے سے کتنا بچتے ہیں، اور ان کے پاس قرآن وحدیث کا علم کتنا ہے اور وہ فرقہ واریت کو پھیلا رہے ہیں یا کم کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اور دوسری انفرادی نظر آپ اس شخص پر ڈالیں جس کا آپ سے ملنا جلنا ہو اور مسلک کے بارے میں بات ہوتی ہو۔ وہ شخص دین پر خود کتنا عمل کرتا ہے، کیا وہ جھوٹ بولتا ہے اگرچہ مذاق ہی میں بولتا ہو، اس شخص کے پاس قرآن وحدیث کا علم کتنا ہے، وہ شخص عقل میں کیسا ہے، اس نے اپنا مسلک تحقیق کر کے اختیار کیا ہے یا بغیر تحقیق کے عمل کر رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اگر اس شخص میں یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں تو اس کی باتوں کو اہمیت دی جاسکتی ہے۔ علم حاصل کرنے کیلئے ضروری گفتگو اس نرم وشیریں کلام فرقہ واریت نہیں یہ تو عقل ہونے کی ایک دلیل ہے جب کہ اس کے برعکس غصے اور سخت زبان سے بات کرنا اپنے مخالف کو نیچا دکھانے کیلئے فضول بحث کرنی فرقہ واریت ہے۔ میرے نزدیک فساد ہے ملک وقوم میں خواہ ایسی فضول بحث اور عقلی کشتی کرنے والا عالم کسی بھی مسلک کا ہو وہ گناہ کا مرتکب تو ہوسکتا ہے مگر ثواب کا تو بالکل بھی نہیں اور پھر ایسی بحث کرنے سے اس شخص کی عزت میں بھی فرق آئے گا اس کے تعلقات بھی خراب ہوں گے۔ دعوت وتبلیغ اور بحث ونصیحت کیسے کرنی چاہیئے اس کیلئے قرآن کی اس آیت اور تفسیر سے راہنمائی حاصل کریں۔

(ترجمہ) (اے نبی ﷺ) اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو۔ تمہارا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔ (سورۃ النحل آیت نمبر 125)

(تفسیر) اس آیت کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں دعوت وتبلیغ کے متعلق راہنمائی کی گئی جبکہ دوسرے حصے میں بحث ومباحثہ کے متعلق راہنمائی کی گئی ہے جسے نیچے علیحدہ علیحدہ بیان کیا گیا ہے

(1): (دعوت وتبلیغ) دعوت میں دو چیزیں ملحوظ رہنی چاہیئے ایک حکمت اور دوسرے عمدہ نصیحت۔

حکمت کا مطلب یہ ہے کہ بیوقوفوں کی طرح اندھا دھند تبلیغ نہ کی جائے بلکہ دانائی کے ساتھ مخاطب کی ذہنیت استعداد اور حالات کو سمجھ کر، نیز موقع محل کو دیکھ کر بات کی جائے ہر طرح کے لوگوں کو ایک ہی لکڑی سے نہ ہانکا جائے جس شخص یا گروہ سے سابقہ پیش آئے پہلے اس کے مرض کی تشخیص کی جائے پھر ایسے دلائل سے اس علاج کیا جائے جو اس کے دل و دماغ کی گہرائیوں سے اس کے مرض کی جڑ نکال سکتے ہوں۔

عمدہ نصیحت کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ مخاطب کو صرف دلائل ہی سے مطمئن کرنے پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ اس کے جذبات کو بھی اپیل کی جائے برائیوں اور گمراہیوں کا محض عقلی حیثیت ہی سے ابطال نہ کی جائے بلکہ انسان کی فطرت میں ان کیلئے جو پیدائشی نفرت پائی جاتی ہے اسے بھی ابھارا جائے اور ان کے برے نتائج کا خوف دلایا جائے ہدایت اور عمل صالح کی محض صحت اور خوبی ہی عقلاً ثابت نہ کی جائے بلکہ ان کی طرف رغبت اور شوق بھی پیدا کیا جائے دوسرا مطلب یہ ہے کہ نصیحت ایسے طریقے سے کی جائے جس سے دل سوزی اور خیر خواہی ٹپکتی ہو۔ مخاطب یہ نہ سمجھے ناصح اسے حقیر سمجھ رہا ہے اور اپنی بلندی کے احساس سے لذت لے رہا ہے بلکہ اسے یہ محسوس ہو کہ ناصح کے دل میں اس کی اصلاح کیلئے ایک تڑپ موجود ہے اور وہ حقیقت میں اسی کی بھلائی چاہتا ہے

(2) (بحث ومباحثہ) یعنی بحث کی نوعیت محض مناظرہ بازی اور عقلی کشتی اور ذہنی دنگل کی نہ ہو اس میں کج بحثیاں اور الزام تراشیاں اور چوٹیں اور پھبتیاں نہ ہوں اس کا مقصود حریف مقابل کو چپ کرا دینا اور اپنی زبان آوری کے ڈنکے بجا دینا نہ ہو۔ بلکہ اس میں شیریں کلامی ہو اعلیٰ درجے کا شریفانہ اخلاق ہو معقول اور دل لگتے دلائل ہوں۔ مخاطب کے اندر ضد اور بات کی پچ اور ہٹ دھرمی پیدا نہ ہونے دی جائے۔ سیدھے سیدھے طریقے سے اس کو بات سمجھانے کی کوشش کی جائے اور جب محسوس ہو کہ کج بحثی پر اتر آیا ہے تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے تا کہ وہ گمراہی میں اور زیادہ دور نہ نکل جائے۔ (تفہیم القرآن سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)

جیو نیوز کے ایک پروگرام جرگہ میں ایک عورت مہمان لتا حیا کا انٹرویو چل رہا تھا جو میں نے تھوڑا سا دیکھا۔ لتا حیا ایک شاعرہ ہے اور اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں کچھ نعتیں لکھیں

ہیں اور دین اسلام میں پائے جانے والی خوبیوں کو بھی اشعار اور نظموں میں ڈھالا ہے اور یہی وجہ ہوئی اس کے جرگہ پروگرام میں انٹر یو کی۔ کیونکہ وہ عورت ذاتی طور پر ہندو تھی اور برہمن خاندان سے تعلق رکھتی تھی اور ملک بھارت کی رہنے والی تھی۔ بجلی جانے کی وجہ سے میں وہ پروگرام پورا نہ دیکھ سکا مگر جو بات میں یہاں درج کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب پروگرام کے میزبان جناب سلیم صافی صاحب نے ان سے سوال کیا کہ آپ کو دین اسلام کی جو خوبیاں اچھی لگیں وہ کون کونسی ہیں تو انہوں نے کافی چیزوں کے نام لئے مثلاً خاندانی نظام، عورتوں کی عزت، جھوٹ کی مخالفت وغیرہ وغیرہ لیکن جب سلیم صافی صاحب نے ان سے سوال کیا کہ آج کے مسلمانوں میں آپ کو بری چیز کونسی لگتی ہے؟ تو لتا حیا صاحبہ نے اس کا جواب یہ دیا کہ مسلمانوں میں فرقہ واریت اور اس کی وجہ سے لڑائی جھگڑا کرنا اسے بُرا لگتا ہے یہ تھا اس عورت کا جواب

اب مسلمانوں کو خود سوچنا چاہیے کہ یہ فرقہ واریت نہ صرف ان کے اپنے معاملات کو خراب کر رہی ہے بلکہ اس کی وجہ سے دین اسلام کے پھیلاؤ کی رفتار بھی سست ہو رہی ہے

میں ایک بات سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ایک آدمی دین اسلام کے فرائض واجبات کو بھی پورا نہیں کرتا اور نہ ہی کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے تو اس آدمی کو کیا ضرورت ہے کہ وہ فرقہ واریت میں کسی قسم کی سرگرمیاں انجام دے اور اپنے ملک وقوم کا بھی نقصان کرے اور اپنا بھی نقصان کرے۔ میرے خیال میں تو اس کی وجہ کم علمی اور کم عقلی کی وجہ سے غلط عقائد کا ہونا ہے آپ کے خیال میں کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

مسالک کی تحقیق کے لیے بنیادی اور ضروری علم

مسالک کی تحقیق کے لیے جو بنیادی اور ضروری علم ہے اسے میں نے چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ بات کو سمجھانے کے لیے یہ حصے میرے خود کے بنائے ہوئے ہیں۔اور ان کے نام بھی میں نے خود رکھے ہیں۔جو کہ فرضی نام ہیں۔جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) سادہ علم: سادہ علم سے میری مراد یہ ہے کہ دین اسلام کی معتبر کتابیں مثلاً قرآن مجید اور حدیث کی معتبر کتابیں جیسے صحاح ستہ وغیرہ سے خود علم حاصل کیا جائے۔اور ان کتابوں کے مطابق اپنے عقائد و اعمال کو اختیار کیا جائے اور ایسے ہی عقائد و اعمال رکھنے والے مسلک کو اختیار کیا جائے۔اس کے بعد اسی مسلک کے علماء کی کتابوں سے مزید رہنمائی حاصل کی جائے۔

(۲) بہتر علم: بہتر علم سے میری مراد یہ ہے کہ ایک مسلمان حدیث کی اقسام وغیرہ کو سمجھتا ہو۔اور جن احادیث کو ائمہ، محدثین اور فقہائے دین نے صحیح یا حسن کہا ہے۔ان پر عمل کیا جائے۔اور جن احادیث کو انھوں نے ضعیف کہا ہے۔ان سے بچا جائے۔اور جن احادیث کو انھوں نے موضوع (من گھڑت) کہا ہے۔انھیں دین کا حصہ نہ سمجھا جائے۔

(۳) اعلیٰ علم: اس علم سے میری مراد یہ ہے کہ ایک مسلمان کو عربی زبان کی سمجھ ہو۔قرآن کی ناسخ و منسوخ آیات کو جانتا ہو۔اور اسی طرح احادیث کی ناسخ و منسوخ کو بھی جانتا ہو وغیرہ۔

(۴) اعلیٰ وارفع علم: یہ علم وہاں سے شروع ہوتا جہاں اعلیٰ علم ختم ہوتا ہے۔اور وہاں تک ہے جہاں تک بھی علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ علم کے یہ چار درجے جو میں نے صرف بات سمجھانے کے لیے بنائے ہیں۔ ان میں سے آپ کے پاس خواہ کسی بھی درجے کا علم ہو اور کسی بھی درجے کی عقل ہو۔(سوائے پاگل پن کے) رزلٹ سب کا ایک ہی نکلے گا۔یعنی مسلک سب ایک ہی اختیار کریں گے۔مثال کے طور پر کوئی B.S.C کا طالب علم ہو یا میٹرک کا ہو یا پرائمری کا ہو۔آپ کسی سے بھی سوال

کریں کہ 20+20 کتنے ہوتے ہیں تو سب ایک ہی جواب دیں گے کہ 40 ۔اور یہ اس لیے ہوگا کہ یہ سوال بہت آسان تھا۔اسی طرح مسالک کی تحقیق بھی بہت آسان کام ہے۔ہاں اتنا ضرور ہے کہ ایک آدمی مسلک حق تک ایک ہفتے میں پہنچ جاتا ہے اور کوئی ایک مہینے میں پہنچتا ہے اور کوئی ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ وہ ایک سال میں مسلک حق تک پہنچے۔

نیچے مسالک کی تحقیق کے لیے بنیادی اور ضروری علم درج کیا جارہا ہے۔جو سادہ علم اور بہتر علم دونوں قسم کے علوم کی ضرورت کو پورہ کردے گا۔

صحابی: صحابی وہ ہیں جن کو ایمان کی حالت میں آنحضرت ﷺ سے ملاقات یا آپؐ کی دید نصیب ہوئی ہو۔اور ایمان ہی پر ان کی وفات ہوئی ہو۔

مخضرمین: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں کو دیکھا۔مگر آنحضرتؐ سے شرف ملاقات نہ حاصل کر سکے۔

تابعی: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں حالت ایمان میں کسی صحابیؓ کی دید نصیب ہوئی ہو اور حالت ایمان پر ہی وفات ہوئی ہو۔

تبع تابعی: یہ وہ لوگ ہیں جن کو کسی تابعی سے بحالت ایمان ملاقات یا دید حاصل ہوئی ہو۔اور حالت ایمان پر ہی فوت ہوئے ہوں۔

حدیث: محدثین کی اصطلاح میں حضرت محمدؐ کے قول و فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں اور صحابی اور تابعی کے قول و فعل اور تقریر کو بھی حدیث کہتے ہیں۔

سند حدیث: جو لوگ حدیث کو روائت کرتے ہیں۔اس سلسہ کو سند کہتے ہیں۔

متن حدیث: سند حدیث کے ختم ہونے کے بعد جہاں سے حدیث کا اصل مضمون شروع ہوتا ہے۔اس کو متن حدیث کہتے ہیں۔مثلاً ہم سے بیان کیا محمد بن مثنیٰ نے کہا ہم سے بیان کیا عبد الوہاب ثقفی نے کہا ہم سے بیان کیا ایوب نے انھوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے حضرت انسؓ سے۔انہوں نے آنحضرتؐ سے۔فرمایا جس میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کا مزہ پائے گا۔ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اس کو سب سے زیادہ ہو۔دوسری یہ کہ فقط اللہ کے

لیے کسی سے دوستی رکھے۔ تیسری یہ کہ دوبارہ کافر بننا اس کو اتنا ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا۔
(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب ایمان کی حلاوت)
اس حدیث میں شروع سے لے کر آنحضرتؐ تک سند حدیث ہے۔ اور اس سے آگے کی عبارت متن حدیث ہے۔

حدیث کی اقسام

حدیث کی مندرجہ ذیل دو بڑی اقسام ہیں
متواتر: اس حدیث کو کہتے ہیں۔ جس کو روایت کرنے والوں کی بڑی تعداد ہر طبقے (زمانہ) میں موجود ہو۔
آحاد: متواتر کے سواء مشہور، عزیز، غریب تینوں اقسام کو آحاد کہتے ہیں اور ہر ایک کو خبر واحد کہتے ہیں۔
خبر واحد کی پانچ اقسام ہیں
(۱) خبر واحد اپنے منتہیٰ کے اعتبار سے۔ (تین اقسام)
(۲) خبر واحد اپنے راویوں کی تعداد کے اعتبار سے۔ (تین اقسام)
(۳) خبر واحد اپنے راویوں کی صفات کے اعتبار سے (سولہ اقسام)
(۴) خبر واحد اپنے راویوں کے سقوط اور عدم سقوط (گرنے اور نہ گرنے) کے اعتبار سے (سات اقسام)
(۵) خبر واحد صیغہ کے اعتبار سے (دو اقسام)
1۔ خبر واحد اپنے منتہیٰ کے اعتبار سے تین اقسام کی ہے۔
(۱) مرفوع: وہ حدیث جس میں رسولؐ کے قول، فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔
(۲) موقوف: وہ حدیث جس میں صحابی کے قول، فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔
(۳) مقطوع: وہ حدیث جس میں تابعی کے قول، فعل یا تقریر کا ذکر ہو۔
2۔ خبر واحد راویوں کی تعداد کے اعتبار سے بھی تین قسم کی ہے۔
(۱) مشہور: وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر طبقہ (زمانے) میں تین سے کم کہیں نہ ہوں۔

(۲)عزیز: وہ حدیث ہے کہ جس کے راوی ہر زمانے میں دو سے کم کہیں نہ ہوں۔
(۳)غریب: وہ حدیث ہے کہ جس میں راوی کی تعداد کسی نہ کسی زمانے میں ایک ہو جائے۔
3۔ خبر واحد اپنے راویوں کی صفات کے اعتبار سے سولہ اقسام کے ہے۔
(۱) صحیح لِذاتہٖ: وہ حدیث جس کے تمام راوی عادل، کامل الضبط ہوں اور اس کی سند متصل ہو
(۲)حسن لِذاتہ: وہ حدیث جس کے راوی میں صرف ضبط ناقص ہو باقی تمام شرائط صحیح لذاتہ والی ہوں۔
(۳)ضعیف: وہ حدیث ہے جس کے راویوں میں صحیح وحسن کے شرائط نہ پائے جائیں۔
(۴) صحیح لغیرہٖ: اس حدیث حسن لذاتہ کو کہا جاتا ہے جس کی کئی سندیں ہوں۔
(۵)حسن لغیرہٖ: اس ضعیف حدیث کو کہا جاتا ہے جس کی کئی سندیں ہوں۔
(۶)موضوع: وہ حدیث ہے جس کے راوی جھوٹی حدیثیں گھڑتے ہوں۔
(۷) متروک: وہ حدیث ہے جس کے راوی پر جھوٹ بولنے کا الزام ہو۔ یا وہ روایت دین کے مخالف ہے۔
(۸) شاذ: وہ حدیث ہے کہ جس کا راوی خود تو ثقہ (معتبر) ہو۔ مگر ایسی جماعت کثیرہ کی مخالفت کرتا ہو۔ جو اس سے زیادہ ثقہ ہو۔
(۹)محفوظ: وہ حدیث ہے جو شاذ کے مقابل ہو۔
(۱۰) منکر: وہ حدیث جس کا راوی ضیعف ہونے کے باوجود ثقہ جماعت کے مخالف روایت کرے۔
(۱۱)معروف: وہ حدیث جو منکر کے مقابل ہو۔
(۱۲)معلل: وہ حدیث جس میں کوئی ایسی علت (عیب) خفیہ ہو جو صحت حدیث میں نقصان دیتی ہو۔
(۱۳)مضطرب: وہ حدیث جس کی سند یا متن میں ایسا اختلاف واقع ہو کہ اس میں ترجیح یا تطبیق نہ ہو سکے۔

(۱۴)مقلوب: وہ حدیث جس میں بھول سے متن یا سند کے اندر تقدیم وتاخیر واقع ہوگئی ہو۔

(۱۵)مصحف: وہ حدیث ہے کہ جس میں باوجود صورت خطی باقی رہنے کے نقطوں، حرکتوں و سکونوں کی تبدیلی کی وجہ سے تلفظ میں غلطی واقع ہوگئی ہو۔

(۱۶)مدرج: وہ حدیث ہے جس میں کسی جگہ راوی اپنا کلام درج کردے۔

4۔ خبر واحد راویوں کے سقوط اور عدم سقوط کے اعتبار سے سات قسم کی ہے۔

(۱)متصل: وہ حدیث ہے جس میں راوی پورے مذکور ہوں۔

(۲)مسند: وہ حدیث ہے جس کی سند رسول ﷺ تک متصل ہو۔

(۳)منقطع: وہ حدیث ہے کہ جس کی سند متصل نہ ہو بلکہ کہیں نہ کہیں کوئی راوی گرا ہوا ہو۔

(۴)معلق: وہ حدیث ہے جس کی سند کے شروع میں کوئی راوی گرا ہوا ہو۔

(۵)معضل: وہ حدیث جس کے درمیان میں سے کوئی راوی گرا ہوا ہو۔

(۶)مرسل: وہ حدیث جس کی سند کے آخر سے کوئی راوی گرا ہوا ہو۔

(۷)مدلس: وہ حدیث جس کے راوی کی یہ عادت ہو کہ وہ تدلیس کرتا ہو۔

5۔ خبر واحد صیغہ کے اعتبار سے دو قسم کی ہے۔

(۱)معنعن: وہ حدیث ہے جس کی سند میں لفظ عَنْ ہو۔

(۲)مسلسل: وہ حدیث ہے جس کی سند میں صیغ اداء کے یا راویوں کی صفات یا حالات ایک ہی طرح کے ہوں۔

نوٹ: عام آدمی کو اگر حدیث کی تمام اقسام یاد رکھنے میں مشکلات ہوں تو اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ان احادیث پر عمل کرے جنہیں محدثین اور فقہاء نے صحیح یا حسن کہا ہو اور جن احادیث کو ضعیف یا موضوع وغیرہ کہا ہے ان پر عمل نہ کرئے۔

چند معتبر کتب احادیث (صحاح ستہ)

صحیین، صحیح البخاری شریف، صحیح المسلم شریف

سنن ابوداود، سنن نسائی، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ

قرآن مجید کی چند معتبر تفسیریں جوکہ پرانے وقتوں کی لکھی ہوئی ہیں۔

1: تفسیر ابن جریر، 2: معالم التزیل بغوی، 3: مفاتیح الغیب امام رازی، 4: انوار التزیل واسرار التاویل از بیضاوی 5: تفسیر ابن کثیر

تاریخ کی چند کتابیں

طبقات ابن سعد، تاریخ الکامل، اسد الغابہ، البدایہ والنہایہ، العواصم من القوصم، ابن خلدون۔

یہ تاریخ کی کتابیں بھی پرانے وقتوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ کیونکہ ان کتابوں میں واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ اس لیے ائمہ کرام نے ان کتابوں میں موجود صحیح، حسن، ضعیف، موضوع اور منکر وغیرہ باتوں کی نشان دہی نہیں کی۔ تاریخ کی کتابیں دین پر عمل کرنے کے لیے ضروری نہیں۔ اسی لیے ان کتابوں میں موجود باتوں کو نہیں جانچا گیا۔ اس معاملے میں ان ائمہ کرام کے عقائد واعمال کی پیروی کرلیں جنہوں نے یہ کتابیں لکھیں ہیں یہی کافی ہے۔ جہاں تک کتب احادیث کا تعلق ہے تو وہ دین ہر عمل کرنے کیلئے ضروری ہیں اسی لئے ان کی کانٹ چھانٹ کی گئی۔ حالانکہ بے شمار ائمہ کرام کے عقائد واعمال ایک ہی جسے تھے۔ کچھ ائمہ کرام ایسے ہیں کہ انہوں نے تاریخ بھی لکھی ہے اور حدیث کی کتاب بھی لکھی ہے۔ اور کچھ ہیں جنہوں نے صرف حدیث کی کتاب لکھی اور کچھ ایسے ہیں جنہوں تاریخ کی کتابیں لکھیں اور تمام ائمہ کرام ایک دوسرے کے استاد وشاگرد تھے اور ہمیں ان کے عقائد واعمال کو اختیار کرنا چاہیے۔

حدیث کے چھ طبقات

اماابن الجوزیؒ نے حدیث کے چھ طبقات بیان کئے ہیں۔
1: پہلے طبقے میں وہ احادیث ہیں جن کی صحت پر امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں ایسی احادیث متفق علیہ کہلاتی ہیں
2: دوسرے طبقے میں وہ احادیث ہیں جن کو صرف امام بخاریؒ یا صرف امام مسلم نے بیان کیا ہو۔
3: تیسرے طبقے میں وہ احادیث ہیں جن کی سند تو صحیح ہے مگر ان دونوں بزرگوں میں سے کسی نے بیان نہیں کیا۔
4: چوتھے طبقے میں وہ احادیث ہیں جن میں قدرے ضعف محتمل پایا جاتا ہے اور یہ احادیث حسن ہیں
5: پانچویں طبقے میں وہ احادیث ہیں جن میں شدید ضعف پایا جاتا ہے علما کے نزدیک ان احادیث کے مراتب مختلف ہیں بعض نے ان کو حسن میں شمار کیا ہے اور یہ خیال کیا ہے کہ ان میں قوی تزلزل نہیں پایا جاتا اور بعض نے ان کو موضوعات میں شمار کیا ہے ان کے نزدیک ان روایات میں شدید تزلزل پایا جاتا ہے ان احادیث کو کتاب (**العلل المتناهیه فی الحادیث الواهیه**) میں جمع کیا ہے
6: چھٹے طبقے میں موضوع روایات ہیں موضوعات میں کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ روایت فی نفسہ

موضوع اور من گھڑت ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کا قول ہوتا ہے مگر اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے۔

تحقیق کرنے کے لیے مزید معلومات

(۱) آپ تحقیق صرف اس عمل کی کریں جو آپ کرتے ہوں یا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔
(۲) آپ نماز پر تحقیق کریں کیونکہ یہ ایسا عمل جو ہر دن میں پانچ مرتبہ کرنا ہوتا ہے۔
(۳) تحقیق کرنے سے پہلے دیکھیں کہ آپ جس عمل کی تحقیق کرنے لگے ہیں اس عمل کا دین میں درجہ کیا ہے۔فرض، سنت یا نفل ہے۔بہتر ہے کہ آپ فرائض پر تحقیق کریں۔
(۴) زیادہ باریک بینی والے مسائل سے اجتناب کریں۔
(۵) کوئی بھی مسئلہ کسی عالم سے پوچھیں تو قرآن و حدیث سے دلائل لیں۔اور اگر وہ حدیث دلیل کے طور پر پیش کر دے تو اس سے اس حدیث کی تصیح کا مطالبہ کریں۔حدیث کی تصیح کی ایک مثال میں نے اس کتاب میں مسلک حق اور مسالک ضالہ کی نشانیاں اور متضاد باتیں (خانہ نمبر 2 نمبر۔11) میں پیش کی ہے۔اسے دیکھ لیں۔اور اگر حدیث کی تصیح بھی مل گئی تو وہ مسئلہ کافی حد تک ثابت ہو جاتا ہے۔لیکن اگر اس حدیث کی مخالفت میں بھی کوئی صحیح درجے کی حدیث ہو تو اس کے لیے کسی امام کی معتبر تشریح پڑھ لیں۔اس تشریح میں ائمہ کرام نے ان دونوں حدیثوں میں ترجیح و تطبیق کی ہوگی۔

(٦) کچھ اختلافی مسائل ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہوتے۔ وہ ائمہ کرام کی رائے وقیاس ہوتے ہیں۔ یہ بہت چھوٹے مسائل ہوتے ہیں ان کی بحث میں جانے کی ضرورت نہیں ہوتی عام آدمی کیلئے۔

(۷) تحقیق کرنے کے لیے یہ بات بھی ذہن میں ہونی چاہیے کہ میں جو کتاب پڑھ رہا ہوں یہ کس ہجری میں لکھی گئی۔ اس کتاب کو دین اسلام میں کسی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کتاب کو لکھنے والا کون ہے اور اس کتاب میں اگر کسی اعلیٰ شخصیت کے قول ہیں تو اس کی سند کیا ہے وغیرہ۔

ایک ایسا آدمی جو کہ ان پڑھ ہے۔ عقل میں سادہ ہے۔ اس کے پاس وقت بھی نہیں تو وہ تحقیق کے لیے مندرجہ ذیل طریقوں کا استعمال کریں۔

(۱) وہ دیکھے کہ کون سا مسلک بچوں میں دوسرے مسالک کے خلاف نفرت پیدا کر رہا ہے۔ نفرت کے پھیلاؤ کو چیک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ مدرسے میں پڑھنے والے چھوٹے بچوں کو ان کے مخالف مسلک کے متعلق سوال کریں کہ وہ کیسا ہے۔ اگر وہ سخت نفرت کا اظہار کریں تو سمجھ لیں کہ اس مسلک کے علماء نفرت پھیلا رہے ہیں۔ مسلمانوں میں نفرت پھیلانے والا مسلک درست نہیں ہوسکتا۔

(۲) کوئی ایک اختلافی مسئلہ لیں جو کہ ضروری ہو۔ اور کسی بھی مجلس میں کسی بھی مسلک کا کوئی بھی علم والا شخص ملے اس سے آپ اسی ایک مسئلے کے متعلق سوال وجواب کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ آپ خود علم وعقل کے ساتھ اس پر فیصلہ کر سکیں۔ اسی طرح اس کے بعد دوسرا مسئلہ لیں اور یہی طریقہ اختیار کریں۔

(۳) مناظرے ویڈیو میں اور ایک ہی موضوع پر مختلف مسالک کے علماء کی تقریریں سنیں اور اپنی عقل سے فیصلہ کریں۔

(۴) کس مسلک کے علماء اپنی تقاریر میں قرآن وحدیث سے مسائل بیان کرتے ہیں۔ اور کس مسالک کے علماء قرآن وحدیث کی بجائے عام قصے کہانیاں یا اپنی جماعت کی جھوٹی کراموں کو

بیان کرتے ہیں۔ جمعے کی تقاریروں میں غور کریں۔
(۵) کونسا فرقہ ہے جو کہ عام مسلمان اور علماء کو تحقیق کی طرف راغب کرتا ہے اور وہ کونسے مسالک ہیں جو کہ عام مسلمان او علماء کو تحقیق سے روکنے کیلئے بہانے تلاش کرتا ہے ظاہر ہے کہ تحقیق کی طرف راغب کرنے والا فرقہ ہی درست ہوسکتا ہے۔

مسالک کی تحقیق کا غلط طریقہ کار

مسالک کی تحقیق کے غلط طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔
(۱) تحقیق کے دوران ایک ہی مسلک کے عالم سے رائے لیتے رہنا یا تحقیق کے لیے استاد مقرر کر لینا۔
(۲) عام علماء کی کتابیں شروع میں پڑھنا اور معتبر کتابیں بعد میں پڑھنا۔
(۳) فیصلے کرنے میں ضد، بے انصافی اور ڈر وغیرہ رکھنا۔
(۴) اپنے مسالک کے علماء کو بہتر جاننا اور دوسرے مسالک کے علماء کی کتابیں نہ پڑھنا۔
(۵) علم وعمل کے بغیر عقل کا استعمال کرنا۔
(۹٦) تحقیق کو مکمل نہ کرنا یا ادھورا چھوڑ دینا
تحقیق کو ادھورا چھوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ بعض اوقات تو آدمی اپنی سستی اور مصروفیت کی وجہ سے اپنی تحقیق کو ادھورا چھوڑ دیتا ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ اگر مسالک ضالہ کے کسی عالم یا کسی عام

آدمی کو پتہ چل جائے کہ یہ آدمی تحقیق کر رہا ہے مسالک کے متعلق تو ان کی کوشش ہوگی کہ کسی طریقے سے اس آدمی کو تحقیق سے روکیں۔اس کیلئے وہ یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ تحقیق کرنے والے شخص سے اتنے زیادہ سوال وجواب کرتے ہیں کہ وہ شخص پریشان ہوکر تحقیق چھوڑ دیتا ہے۔ اور یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ وہ تحقیق نہیں کرسکتا یا پھر اسے یہ کہہ کر ڈراتے ہیں کہ اگر تم تحقیق وغیرہ کے چکر میں پڑے تو تم گمراہی میں چلے جاؤ گے حالانکہ تحقیق کرنے والا شخص گمراہی سے نکل تو سکتا ہے مگر گمراہی میں جا نہیں سکتا۔

نماز کتب صحاح ستہ میں

یہاں میں نے عام آدمی کی آسانی کے لیے نماز والے باب صحاح ستہ کے درج کر دیئے ہیں۔ یعنی ان کی سرخیاں درج کر دی ہیں جن میں بخاری ومسلم کی حدیثوں کی تصیح کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ تمام علماء اکرام کے نزدیک صحیح ہیں۔جبکہ باقی کی کتابوں کی حدیثوں کی تصیح ضروری ہے ۔کیونکہ ان کتابوں میں صحیح ،حسن اور ضیعف تمام اقسام کی احادیثیں شامل ہیں۔

ان سرخیوں کو پڑھ کر آپ کو اتنا پتہ چل جائے گا کہ ان کتابوں میں کن مسالک کے اعمال صحیح حدیثوں سے ثابت ہوتے ہیں۔اور اگر آپ کسی بات کو اچھی طرح سمجھنا چاہتے ہیں تو آپ احادیث کی کتاب پڑھیں اور اگر کسی حدیث کی سمجھ نہ آئے تو کسی معتبر امام کی تشریح پڑھیں۔یہ سرخیاں تو صرف تعارف کے لیے پیش کی جارہی ہیں۔اور جہاں اختلافی بڑا مسئلہ ہو تو وہاں میں نے نشان لگا دیا ہے تا کہ اس سرخی پر عام آدمی غور کر سکے۔

جلداول کتاب الاذان اذان کا بیان

باب اذان کا بیان

کیا موذن اذان میں اپنا منہ ادھر اُدھر پھرائے

یوں کہنا کیسا ہے ہماری نماز جاتی رہی

جتنی نماز پاؤ پڑھ لواور جتنی جاتی رہے اس کو پورا کرلو

نماز کی جب تکبیر ہو لوگ امام کو دیکھ لیں تو کس وقت کھڑے ہوں

نماز کے لیے جلدی نہ اٹھے

کوئی ضرورت ہو تو اذان یا اقامت کے بعد مسجد سے نکل سکتا ہے

اگر امام مقتدیوں سے کہے یہیں ٹھہرے رہو جب تک میں لوٹ کر آؤں تو اس کا انتظار کریں

آدمی یوں کہے کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی تو اس میں کوئی قباحت نہیں

اگر امام کی تکبیر ہو جانے کے بعد کوئی ضرورت پیش آئے

تکبیر ہوتے وقت کسی سے باتیں کرنا کیسا

جماعت سے نماز پڑھنا ضرض ہے

جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت

☆ ظہر کی نماز کے لیے سویرے جانے کی فضیلت

نیک کام میں ہر قدم پر ثواب ملنا

عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت

دو یا زیادہ آدمیوں سے جماعت ہو سکتی ہے

جو شخص نماز کی انتظار میں مسجد میں بیٹھا رہے اس کا بیان اور مسجدوں کی فضیلت

☆ جب نماز کی تکبیر ہونے لگے تو ضرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہیں

بیمار کو کس حد تک جماعت میں آنا چاہیے

بارش یا اور کسی عذر سے گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت

کیا امام ان کے ساتھ نماز پڑھ لے اور برسات میں جمعہ کے دن خطبہ پڑھے یا نہ

جب کھانا سامنے رکھا جائے ادھر نماز تکبیر ہو تو کیا کرنا چاہیے
اگر امام کو نماز کے لیے بلائیں اور اس کے ہاتھ میں وہ چیز ہو جس کو کھا رہا ہو
اگر کوئی شخص گھر کا کام کاج کر رہا ہو اور نماز کی تکبیر ہو تو نکل کھڑا ہو
کوئی صرف یہ بتلانے کے لیے کہ آنحضرتؐ نماز کو کیونکر پڑھتے تھے آپؐ کا طریقہ کیا تھا نماز پڑھے تو کیسا
سب سے زیادہ حق دار امامت کا وہ ہے جو علم اور فضیلت والا ہو
جو شخص کسی عذر سے امام کے بازو کھڑا ہو
ایک شخص نے امامت شروع کر دی پھر اصلی امام آن پہنچا اب پہلا شخص پیچھے سرک گیا یا نہیں ہر حال میں اس کی نماز جائز ہو گی
جب کئی آدمی قراءت میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا امامت کرے
اگر امام کچھ لوگوں سے ملنے جائے تو ان کا امام ہو سکتا ہے
امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ لوگ اس کی پیروی کریں
امام کے پیچھے جو لوگ ہوں وہ کب سجدہ کریں
جو شخص امام سے پہلے سر اٹھائے اس کا گناہ
غلام کی اور جو آزاد ہو گیا اس کی امامت کا بیان
اگر امام اپنی نماز کو پورا نہ کرے اور مقتدی پورا کریں
باغی اور بدعتی کی امامت کا بیان
جب دو ہی نمازی ہوں تو مقتدی امام کی داہنی طرف اس کے برابر کھڑا ہو
اگر کوئی شخص امام کی بائیں طرف کھڑا ہوا اور امام اس کو پھیرا کر داہنی طرف کر لے تو کسی کی نماز فاسد نہ ہو گی
☆ نماز شروع کرتے وقت امامت کی نیت نہ ہو پھر کچھ لوگ آ جائیں اور ان کی امامت کرے

اگر امام لمبی سورت شروع کرے کسی کو کام ہوتو وہ اکیلے نماز پڑھ کر چلا جائے تو کیسا ہے
امام کو چاہیے کہ قیام ہلکا کرے اور رکوع اور سجدے کو پورا کرے
جب اکیلے نماز پڑھنا ہوتو جتنی چاہے لمبی کرے
نماز مختصر اور پوری پڑھنا رکوع اور سجدہ اچھی طرح ادا کرنا
بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر کر دینا
☆ایک شخص نماز پڑھ کر پھر دوسرے لوگوں کی امامت کرے
امام کی تکبیر لوگوں کو سنانا
ایک شخص امام کی اقتداء کرے اور لوگ اس کی اقتداء کریں
☆جب امام کو نماز میں شک ہوتو کیا مقتدیوں کے کہنے پر چل سکتا ہے☆
امام کا نماز میں رونا
تکبیر ہوتے وقت اور تکبیر کے بعد صفوں کا برابر کرنا
امام کا صفیں برابر کرتے وقت لوگوں کی طرف منہ کرنا
پہلی صف کا بیان
صف کا برابر کرنا نماز کو پورا کرنا ہے
صف پوری نہ کرنے کا گناہ
☆صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملا کر کھڑا ہونا۔
اگر کوئی شخص امام کی بائیں طرف کھڑا ہوا اور امام اس کو اپنے پیچھے سے پھرا کر داہنی طرف لے آئے تو دونوں کی نماز صحیح رہی
عورت اکیلی ایک صف کا حکم رکھتی ہے
مسجد اور امام کی داہنی جانب کا بیان
اگر امام اور مقتدوں کے درمیان ایک دیوار یا پردہ ہوتو کچھ قباحت نہیں

رات کی نماز کا بیان
تکبیر تحریمہ کا واجب ہونا اور نماز کا شروع کرنا
تکبیر تحریمہ میں نماز شروع کرتے ہی برابر دونوں ہاتھوں کا اٹھانا (رفع الیدین کرنا)
☆تکبیر تحریمہ اور رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے دونوں ہاتھ اٹھانا (یعنی رفع الیدین)
ہاتھ کو کہاں تک اٹھانا چاہیے
چار رکعتی یا تین رکعتی نماز میں جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھے تو دونوں ہاتھ اٹھائے (رفع الیدین کرے)
نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا
نماز میں خشوع کا بیان
تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے
پہلے باب سے متعلق
نماز میں امام کی طرف دیکھنا
نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا کیسا ہے
نماز میں ادھر اُدھر دیکھا (کیسا ہے)۔
اگر کوئی حادثہ ہو نمازی پر یا نمازی کوئی چیز دیکھے یا قبلے کی دیوار پر تھوک دیکھے تو التفات کر سکتا ہے۔
☆ قرآن پڑھنا سب پر واجب ہے امام ہو یا مقتدی ہر نماز میں
ظہر کی نماز میں قرات کا بیان۔
عصر کی نماز میں قرات کرنا۔
مغرب کی نماز میں قرات کرنا۔
عشاء کی نماز میں جہر کرنا۔

عشاء کی نماز میں سجدے والی سورت پڑھنا۔
عشاء کی نماز میں قرات کا بیان۔
عشاء کی دو رکعتوں میں قرات لمبی کرنا اور پچھلی دو رکعتوں میں مختصر۔
فجر کی نماز میں قرات کا بیان۔
فجر کی نماز میں پکار کر قرات کرنا۔
☆ دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا اور سورت کی آخری آیت پڑھنا اور ترکیب کے خلاف سورتیں پڑھنا اور سورت کے شروع کی آیتیں پڑھنا۔
دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا۔
ظہر اور عصر میں قرات آہستہ کرنا۔
اگر امام سری نماز میں کوئی آیت پکار کر پڑھ دے تو کوئی قباحت نہیں۔
پہلی رکعت لمبی پڑھنا۔
☆ امام (جہری نماز میں) پکار کر آمین کہتے تھے۔☆
آمین کہنے کی فضیلت
☆ مقتدی پکار کر آمین کہے۔
صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کر لینا۔
رکوع کے وقت بھی تکبیر کہنا۔
سجدے کے وقت تکبیر کہے۔
رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا۔
اگر رکوع اچھی طرح اطمینان سے نہ کرے تو نماز نہ ہوگی۔
رکوع میں پیٹھ برابر رکھنا۔
رکوع کو کہاں تک پورا کرے اور رکوع کے بعد کھڑے ہونے کو اور اطمینان کا بیان

آنحضرت ﷺ کا دوبارہ نماز پڑھنے کے لیے حکم دینا اس شخص کو جو پورا رکوع نہ کرے۔

امام اور مقتدی رکوع سے سر اٹھا کر کیا کہیں۔

اللهم ربنا ولك الحمد کی فضیلت

پہلے باب کے متعلق

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔

سجدے کے لیے اللہ اکبر کہتا ہوا جھکے۔

سجدے کی فضیلت

سجدے میں دونوں بازو کھلے اور پیٹ رانوں سے الگ رکھے۔

سجدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلے کی طرف رکھے۔

سجدہ پورا نہ کرنا کیسا گناہ ہے۔

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا۔

سجدہ میں ناک بھی زمین سے لگانا۔

کیچڑ میں ناک بھی زمین سے لگانا۔

چوتھا پارہ

نماز میں کپڑوں سے گرہ لگانا یا باندھنا کیسا ہے اور اگر کسی نے ستر کھلنے کے ڈر سے ایسا کپڑا لپیٹا تو کیا حکم ہے۔

سجدے میں بالوں کو نہ سمیٹے

نماز میں کپڑا نہ سمیٹے۔

سجدے میں تسبیح اور دعا کا بیان۔

دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا۔

سجدے میں اپنے دونوں بازوں زمین پر نہ بچھائے۔

☆طاق رکعتوں کے بعد سیدھا بیٹھ جانا پھر اٹھنا۔
جب رکعت پڑھ کر اٹھنا چاہے تو زمین پر کیسے ٹیکا دے۔
جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھے تو تکبیر کہے۔
☆التحیات کے لیے کیونکر بیٹھنا سنت ہے۔
☆اس کی دلیل جو پہلے تشہد کو واجب نہیں جانتا۔
پہلے قعدے میں تشہد پڑھنا۔
دوسرے قعدے میں تشہد پڑھنا۔
تشہد کے بعد سلام سے پہلے دعا پڑھے۔
تشہد کے بعد جو دعا اختیار کی جاتی ہے اور اس دعا کا پڑھنا کچھ واجب نہیں۔
اگر نماز میں پیشانی یا ناک سے مٹی لگ جائے تو نہ پونچھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو۔
سلام پھیرنے کا بیان۔
امام کے سلام پھیرتے ہی مقتدی بھی سلام پھیرے۔
امام کو سلام کرنے کی ضرورت نہیں صرف نماز کے دو سلام کافی ہیں۔
نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنا۔
امام جب سلام پھیر چکے تو لوگوں کی طرف منہ کرے۔
سلام کے بعد امام اسی جگہ ٹھہر سکتا ہے۔
اگر امام لوگوں کو نماز پڑھا کر کسی کام کا خیال کرے اور لوگوں کی گردنیں پھاندتا جائے تو کیسا۔
نماز پڑھ کر دائیں یا بائیں دونوں طرف پھر بیٹھنا یا لوٹنا درست ہے۔
کچے لہسن اور پیاز اور گندنا کے باب میں جو حدیث آتی ہے اس کا بیان لڑکوں کے وضو کرنے کا بیان اور اس کا بیان کہ ان پر نہانا اور پاک رہنا اور جماعت وغیرہ میں شریک ہونا کب واجب ہوتا ہے۔

عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں کو جانا۔

عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا۔

صبح کی نماز پڑھ کر عورتوں کا جلدی سے چلا جانا اور مسجد میں کم ٹھہرنا۔

عورت مسجد میں جانے کے لیے اپنے خاوند سے اجازت لے۔

وتر کے باب۔

وتر کا بیان۔

وتر پڑھنے کا وقت۔

آنحضرتؐ کا وتر کے لیے اپنے گھر والوں کو جگانا۔

وتر کو رات کی نماز کے آخر میں پڑھیں۔

جانور پر سوار رہ کر وتر پڑھنا۔

سفر میں بھی وتر پڑھنا۔

☆قنوت رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد پڑھ سکتے ہیں۔☆

☆صحیح مسلم شریف مع شرح نووی مختصر اسلامی کتب خانہ

باب کتاب الصّلٰوۃِ نماز کے مسائل جلد نمبر 2

اذان کی ابتداء

☆اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور تکبیر کے کلمات قَدۡ قَامَتِ الصّلوٰ ۃ کے سوائے ایک ایک مرتبہ کہے جائیں۔

اذان کہنے کی ترکیب

دو موَذن ایک مسجد کے لیے

اندھا اذان دے سکتا ہے بشرطیکہ کوئی آنکھ والا اس کے ساتھ ہو۔

دار لکفر میں جب کسی قوم کو اذان دیتے سنا جائے تو ان پر غارت گری کرنے کی ممانعت۔

☆اذان سننے والا وہی کلمات کہے جو مؤذن کہتا ہے، پھر رسول ؐ پر درود پڑھے اور آپ ؐ کے لیے وسیلہ مانگے۔

اذان کی فضیلت جس سے شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

☆تکبیر تحریمہ، رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت مونڈھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانے (یعنی رفع الیدین کرنے) اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھانے کے احکام۔

نماز میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنے کا حکم۔

☆ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

مقتدی کو امام کے پیچھے بلند آواز سے قرآن پڑھنے کی ممانعت۔

☆بسم اللہ زور سے نہ پڑھنے کی دلیل۔

سورۃ برات (توبہ) کے علاوہ بسم اللہ الخ کو ہر سورت کا جزو کہنے والوں کی دلیل۔

☆تکبیر تحریمہ کے بعد سیدھا ہاتھ الٹے ہاتھ پر سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر باندھنے اور سجدوں میں مونڈھوں کے برابر ہاتھ رکھنے کا بیان۔

نماز میں تشہد پڑھنے کا حکم۔

تشہد کے بعد نبی ؐ پر درود بھیجنے کے احکام۔

☆سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور آمین کہنے کا حکم۔

مقتدی کو امام کی پیروی ضروری ہے۔

امام کی پیروی اور ہر رکن اس کے بعد کرنے کا بیان۔

امام کو اگر بیماری یا سفر وغیرہ کا عذر ہو تو وہ نماز پڑھانے کے لیے اپنا خلیفہ مقرر کرے، امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھائے اور مقتدی کھڑا ہو سکتا ہے تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے کیونکہ مقتدی قادر قیام کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا کہے۔

رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کی ممانعت۔

رکوع اور سجدے میں کیا کہنا چاہیے؟

سجدہ کی فضیلت اور ترغیب۔

سجدہ میں اعضاء، بالوں اور کپڑے کے سمیٹنے کی ممانعت اور جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کا بیان۔

سجدہ میں دونوں ہتھیلیاں زمین سے لگائے اور دونوں کہنیاں پہلوؤں سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھنے کا بیان۔

نماز کی صف کی جامعیت اور جس سے نماز شروع کی جاتی ہے اس بیان، رکوع، سجدہ سے اعتدال کی ترتیب، چار رکعت نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد کا بیان، دونوں سجدوں کے درمیان اور پہلے تشہد میں بیٹھنے کا بیان۔

نمازی کے سترہ کا بیان، سترہ کی طرف نماز پڑھنے کا استحباب اور نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت، گزرنے والے کو دفع کرنے اور نمازی کے آگے لیٹنے کے جواز کا بیان، سواری کی طرف نماز پڑھنے، سترہ کے نزدیک ہونے کا حکم اور اس کے اندازہ کا بیان۔

مسائل سترہ کے متعلق کا بیان۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت۔

جائے نماز سترہ کے نزدیک کرنا۔

نمازی کے سترہ کے نزدیک کرنا۔

نمازی کے سترہ کی مقدار کے بارے میں۔

نمازی کے سامنے لیٹنا۔

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان اور اس کے پہننے کا طریقہ۔

جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ میں نے اختلافی مسائل پر نشان لگا دیا ہے۔ بخاری اور مسلم کے علاوہ باقی کتابوں میں جو آپ کو دونوں طریقوں کی احادیث نظر آتی ہیں۔ ان میں صحیح اور ضعیف

حدیثوں پرغور کرنے کے بعد زیادہ تر اختلافات ختم ہو جائیں گے۔

3 سنن ابوداود شریف مترجم جلد اول

کتاب الصلاۃ نماز کا بیان

پارہ پانچ (5) سے شروع

نماز شروع کرنے کا بیان۔

☆ دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان (رفع الیدین کرنا)

نماز کے شروع کرنے کا بیان۔

☆ **باب:** رکوع کے وقت ہاتھ نہ اٹھانے کا بیان۔(رفع الیدین نہ کرنا) ☆

نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان۔

نماز کے شروع میں کونسی دعا پڑھی جائے۔

جن لوگوں کے نزدیک بعد تکبیر تحریمہ کے سبحانک اللھم پڑھنا چاہیے، ان کی دلیل۔

نماز کے شروع کرنے کے وقت سکتہ کرنے کا بیان۔

☆ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پکار کر نہ پڑھنے کا بیان۔

☆ بسم اللہ کو پکار کر پڑھنا۔

کوئی حادثہ نماز میں پیش آئے تو جلدی پڑھ لینا درست ہے۔

نماز میں کمی ہونے کا بیان۔

نماز کا ہلکا کرنے کا بیان۔

ظہر کی قراءت کرنے کا بیان۔

ظہر کی قراءت کا بیان۔

پچھلی دو رکعتوں کو ہلکا کرنے کا بیان۔

ظہر اور عصر میں کون سی سورتیں پڑھے۔

مغرب میں کون سی سورتیں پڑھے۔

مغرب میں کون سی سورتیں پڑھے۔

مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنے کا بیان۔
عشاء کی قراءت کا بیان۔
پہلی رکعت میں جو سورہ پڑھے اسی کو دوسری رکعت میں پڑھنے کا بیان۔
فجر میں کونسی سورتیں پڑھے۔
☆ جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھے یا قراءت نہ کرے اس کا حکم۔
☆ جہری نماز میں قراءت نہ کرنے کا بیان۔
☆ جب جہر نہ ہو تو قراءت کرنا چاہیے۔
امی اور عجمی کو کتنی قرات کفایت کرتی ہے۔
تکبیر کون کون سے مقام پر کہے نماز میں۔
سجدہ کرتے وقت پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھے یا ہاتھوں کو۔
دونوں سجدوں کے بیچ میں اقعا کرنے کا بیان۔
جب آدمی رکوع سے سر اٹھادے تو کیا کہے۔
☆ دونوں سجدوں کے درمیان کون سی دعا مانگے۔
عورتیں جب جماعت میں ہوں تو مردوں کے بعد سر اٹھائیں سجدے سے۔
☆ رکوع سے اٹھ کر کتنی دیر تک کھڑا رہے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں کس قدر بیٹھے۔
جو شخص نماز میں اچھی طرح ٹھہر کر رکوع اور سجدہ نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی۔
نبی ؐ کا فرمان ہے کہ جس کے فرض ناقص ہوں گے تو وہ نقصان نفلوں میں سے پورا کیا جائے گا۔
سجدہ اور رکوع کے احکام کے ابواب اور دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا رکوع میں۔
جب آدمی رکوع اور سجدہ کرے تو ان میں کیا کہے۔
نماز میں دعا مانگنے کا بیان۔
رکوع اور سجدے میں کتنی دیر کرنی چاہیے۔

پارہ نمبر(6)

☆ چار رکعت کی بجائے پانچ پڑھ لے تو کیا کرے۔

جس کو شک ہو وہ غلبہ ظن پر پورا کرے۔

سجدہ سہو بعد سلام کے کرنے کا بیان۔

دو رکعتوں پر بغیر التحیات پڑھے اٹھ جانے کا بیان۔

جو شخص بیچ کا قعدہ بھول جائے وہ کیا کرے۔

سجدہ سہو کر کے تشہد پڑھے پھر سلام پھیرے۔

پہلے عورتوں کو نماز سے فارغ ہو کر چلا جانا چاہیے بعد اس کے مردوں کو اٹھنا چاہیے۔

نماز سے فارغ ہو کر کس طرف اٹھنا چاہیے۔

آدمی کا نفل نماز گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔

جو شخص قبلے کو نہ جان کر نماز پڑھتا ہو پھر نماز میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے تو کیا کرے۔

جمعہ کے احکام کا بیان۔

4 سنن نسائی شریف جلد اول اسلامی کتب خانہ

باب: كِتَابُ الْإِفْتَاح، کتاب نماز شروع کرنے کے بیان میں صفحہ نمبر 320

نماز کے شروع میں کیا کرنا چاہیے۔

☆ جب تکبیر کہے تو پہلے ہاتھوں کو اٹھائے۔

☆ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا۔

☆ کانوں تک ہاتھ اٹھانا۔

جب ہاتھ اٹھائے تو انگوٹھوں کو کہاں تک لائے۔

دونوں ہاتھ بڑھا کر اٹھانا۔

نماز کے شروع میں کیا پڑھنا چاہیے۔

نماز میں ہاتھ باندھنا۔

اگر امام کسی کو بایاں ہاتھ داہنے (ہاتھ) کے اوپر باندھے دیکھے

☆ داہنا ہاتھ بائیں کے اوپر کہاں رکھے۔☆

کوکھ پر ہاتھ رکھے نماز پڑھنا منع ہے۔

نماز میں دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا کیسا۔

تکبیر تحریمہ کے بعد تھوڑی دیر چپ رہنا۔

تکبیر تحریمہ اور قراءت کے بیچ میں کیا دعا پڑھنا چاہیے۔

دوسری ثنا درمیان میں تکبیر اور قراءت کے۔

تیسری دعا درمیان میں تکبیر اور قراءت کے۔

چوتھی ثنا درمیان میں تکبیر اور قراءت کے۔

پہلے فاتحہ پڑھے پھر سورت پڑھے۔

☆ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کا بیان۔

☆ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پکار کر نہ کہنا۔

☆ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۃ فاتحہ میں نہ پڑھنا۔☆

☆ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے (خواہ اکیلا پڑھتا ہو یا امام کے پیچھے)۔

سورہ فاتحہ کی فضیلت۔

تفسیر اس آیت کی۔

☆ امام کے پیچھے مقتدی (سوا سورہ فاتحہ کے) اور کوئی سورۃ نہ پڑھے۔

☆ جہری نماز میں امام کے پیچھے قراءت نہ کرنا۔

☆ جب امام قراءت کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھیں مگر سورۃ فاتحہ پڑھیں۔

☆ تفسیر اس آیت کی یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اس کو اور چپ رہو تا کہ رحم کیے جاؤ۔

☆ امام کی قراءت مقتدی کو کافی ہے۔

ایک رکعت میں دوسورتیں پڑھنا

سورۃ کا ایک حصہ پڑھنا

جب نماز میں آیت عذاب آئے تو اللہ سے پناہ مانگنا

قاری جب رحمت کی آیت پڑھنے تو اللہ سے رحمت مانگے

ایک آیت کو کئی بار پڑھنا

اس آیت کی تفسیر **الا تجهر بصلاتک و لا تخافت بها**

قرآن کو بلند آواز سے پڑھنا

قرآن بلند (لمبی آواز سے پڑھنا)

قران کو خوش آوازی سے پڑھنا

☆ رکوع کرتے وقت تکبیر کہنا ☆

☆ رکوع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا (یعنی رفع الیدین کرنا) ☆

☆ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا (یعنی رفع الیدین کرنا) ☆

☆ نہ اٹھانا (یعنی رفع الیدین نہ کرنا) ☆

رکوع میں پیٹھ برابر رکھنا

رکوع کس طرح کرے۔

جامع ترمذی جلد اول مکتبہ جوہریہ

ابواب الصلوٰۃ: نماز کے بیان میں

یہ پورا باب درج نہیں کیا جا رہا۔شروع اور آخر میں سے چھوڑ دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہاں اختلافی مسائل بہت کم تھے۔

اس بیان میں کہ جب امامت کرے کوئی تم میں سے تو تخفیف کرے قراءت میں۔صفحہ نمبر 110

بیان میں تحریم نماز اور تحلیل اس کی کے۔

سنن ابن ماجہ شریف اسلامی کتب خانہ

جلد نمبر 1: کِتَابُ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان اور اس کا طریقہ **صفحہ نمبر:353**

سلام کے بعد کیا کہے۔
نماز سے فارغ ہو کر کسی جانب کو پھیرے۔
اس کے بعد والے باب کے حصہ میں تقریبًا کوئی خاص اختلافی مسئلہ نہیں ہے۔اس لیے درج نہیں کیا جارہا۔

7موطاامام مالک مکتبہ رحمانیہ

موطاامام مالک کے نماز والے باب کو اس لیے کتاب ھذا میں لکھا جارہا ہے کہ ایک تو یہ کتاب بھی معتبر کتابوں میں شامل ہے اور دوسرا یہ کہ حدیث کی کتابوں میں سے سب سے پہلی لکھی جانے والی کتاب یہی ہے۔ باب کا آخری حصہ شامل کیا گیا ہے۔ جو کہ تکبیر تحریمہ سے شروع ہو کر نماز میں سلام پھیرنے تک ہے۔
کِتَابُ وُقُوْتِ الصَّلٰوۃ: نماز کے وقتوں کا بیان۔

تکبیر تحریمہ کا بیان۔ صفحہ نمبر64

مغرب اور عشاء کی قراءت کا بیان۔
نماز میں قرآن پڑھنے کا طریقہ۔
صبح کی قراءت کا بیان۔
سورۃ فاتحہ کی فضیلت۔
☆سری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا بیان۔
☆جہری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے۔
☆امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان۔
قعدہ کا بیان۔
التحیات کا بیان۔

امام سے پہلے سر اٹھانے پر وعید۔

☆ دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیرنے کا بیان۔

نماز میں اگر شک ہو جائے تو اپنی یاد کے مطابق اس کو مکمل کرے۔

جو شخص پہلا یا دوسرا تشہد نہ کرے اور کھڑا ہو جائے وہ کیا کرے۔

جو لباس نماز سے غافل کر اس کو نہ پہننے کا بیان۔

بخاری و مسلم میں

وہ مسائل جو بخاری اور مسلم سے ثابت ہوتے ہیں اور ان کی مخالفت میں بخاری اور مسلم میں کوئی حدیث نہیں ملتی۔

1: تکبیر کے الفاظ ایک ایک بار کہنا۔

2: سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے مقتدی ہو یا امام

3: رفع الیدین کرنا چاہیے۔

4 آمین اونچی آواز سے کہنا چاہیے۔

5: طاق رکعتوں میں سیدھا بیٹھ کر کھڑا ہونا چاہیے۔

یہ مسائل بخاری اور مسلم دونوں کتب سے ثابت ہوتے ہیں ۔اور ان مسائل کی مخالفت میں بخاری و مسلم میں کوئی حدیث نہیں ہے۔ مسائل تو اور بھی ہیں مگر یہاں نماز کے چند بڑے اور مشہور مسائل کا بیان کیا گیا ہے۔اور بخاری اور مسلم کے علاوہ باقی کتابوں کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا کہ ان میں بعض احادیث ضعیف ہیں

فرقہ واریت کو چھوڑو۔ تحقیق کرو، علم حاصل کرواور اپنے عقائد واعمال کو درست کرو۔اس میں نفع ونقصان آپ کا ہے آپ کی اولاد کا ہےاور آپ کے ملک وقوم کا ہے آخرت میں نہ تو آپ کے کوئی عالم کام آئے گا اور نہ کوئی رشتہ دار۔ آخرت میں کام آئیں گے آپ کے وہ عقائد واعمال جو کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کے مطابق ہونگے۔ یعنی قرآن وحدیث کے مطابق ہونگے۔

آپ بیتی تحقیق کی

جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت سے ہدایت دی اور میں نے نماز پڑھنی شروع کی تو مجھے یہ پریشانی ہوتی کہ نماز تو میں پڑھتا ہوں مگر پتا نہیں کہ میرا مسلک درست بھی ہے یا نہیں۔اور دوسری پریشانی میں یہ سمجھتا رہا کہ میں تحقیق نہیں کرسکتا کیونکہ بعض مسالک تو ایسے ہیں جو میرے ملک یا علاقے میں ہیں ہی نہیں۔تو میرے دل میں خیال آیا کہ دنیا کا سب سے بڑا عالم دین اس وقت کون ہے۔تو میرے ذہن میں ڈاکٹر عبدالکریم ذاکر نائیک کا نام آیا۔تو میں نے سوچا ڈاکٹر نائیک کا مسلک پتا کرنے کے بعد اسے ہی چن لیا جائے۔تو میں نے اپنے ایک دوست کو جو کہ

مفتی ہیں سے پوچھا فون پر کہ ڈاکٹر ذاکر نائیک کا کون سا مسلک ہے۔تو انہوں نے کہا بھئی ہمارے مسلک میں آپ کو کیا خرابی نظر آتی ہے۔میں نے کہا کہ خرابی تو نظر نہیں آتی (یہ اس وقت کی بات تھی جب میرے پاس علم بلکہ بھی نہیں تھا) مگر میں ڈاکٹر ذاکر نائیک کا مسلک جاننا چاہتا ہوں۔انھوں نے کہا کہ مجھے نہیں پتا۔اس کے بعد بھی میں نے کئی لوگوں کو فون کر کے پتا کرنے کی کوشش کی۔ڈاکٹر ذاکر نائیک کے مسلک کی مگر مجھے کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔اس کے بعد میں نے مسلک کے متعلق سوچنا چھوڑ دیا۔اور جس مسلک پر میں تھا اسی پر رہنے کو ترجیح دی۔پھر میں نے سوچا کہ دین اسلام کی سب سے معتبر کتاب قرآن مجید کو کم از کم ایک بار تو مجھے ضرور غور سے پڑھ لینا چاہیے۔تو میں نے تقریباً ڈیرھ گھنٹہ فجر کی نماز کے بعد اور ڈیرھ گھنٹہ مغرب کی نماز کے بعد قرآن مجید کو پڑھنا شروع کیا۔اور اسے غور سے پڑھنے کے لیے میں نے ایک عدد کاپی پنسل لی اور مندرجہ ذیل قسم کی آیات کا ترجمہ لکھنا شروع کر دیا۔

1:وہ آیات جن کی مجھے سمجھ نہ آئی۔

2:وہ آیات جو سائنس اور فلکیات وغیرہ کے متعلق تھیں۔

3:وہ آیات جو مختلف مسالک کے لوگوں میں زیر بحث تھیں۔

4:وہ آیات جن میں مسالک کا اختلاف تھا۔

میں نے تقریباً ایسی ساڑھے آٹھ سو آیات نکالی تھیں۔اس طرح غور سے قرآن پڑھنے کا فائدہ مجھے یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص کوئی بات کرنے کے بعد کہتا ہے کہ یہ قرآن میں ہے۔تو مجھے پتا چل جاتا کہ یہ آیت قرآن میں ہے یا نہیں ہے۔اس کام سے فارغ ہونے کے بعد میں نے سوچا کہ اب میں عملی طور پر دین کی طرف آ چکا ہوں۔تو کیوں نہ کچھ نماز وغیرہ کے مسائل بھی جان لیے جائیں۔

قرآن کے بعد دین اسلام کی سب سے معتبر کتاب کون سی ہے۔وہ تو بخاری ہے۔تو پھر اسی سے علم حاصل کرنا چاہیے۔کیونکہ وہ تمام مسالک کے نزدیک افضل ہے۔اور بہت پہلے کی لکھی ہوئی

ہے۔اوراگرکوئی عالم کوئی ایسی بات کہے کہ جو بخاری کی کسی حدیث کے خلاف ہوتو پتا چل جائے گا کہ اس عالم نے فلاح مسئلہ غلط بیان کیا ہے۔اوراس طرح ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ جوعلم بخاری شریف سے حاصل ہوگا وہ علم بھی معتبر ہوگا۔

اس وقت میری چھوٹی سی ایک دوکان تھی پلاسٹک اور کراکری وغیرہ کی۔جس پر گاہک کی آمدورفت بہت کم تھی اوریہی وجہ بنی میرے علم حاصل کرنے اورتحقیق کرنے کی۔اوراسی وجہ سے میرے پاس کافی وقت ہوتا تھا۔

اب میں نے بخاری شریف کو پڑھنا شروع کردیا۔اس میں کئی اختلافی مسائل آئے مگراس وقت مجھےان مسائل کےاختلاف وغیرہ کا پتانہ تھا۔اس وجہ سے میں ان احادیث پرغورنہ کرسکا۔

لیکن جب میں نے کتاب الصَّلوٰۃ یعنی نماز والے باب کو پڑھنا شروع کیا تو مجھے بہت حیرانی ہوئی کہ جوطریقہ نماز میرا اور میرے مسلک کا تھا وہ اس میں نہیں تھا۔جبکہ دوسرے مسلک کا طریقہ نماز موجود تھا۔

اسلام علیکم!مفتی صاحب کیا حال ہے؟اچھاوہ میں نے بخاری کا نماز والا باب پڑھا ہے۔اس میں جس طریقے سے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ طریقہ نہیں ہے۔جبکہ اس کے برعکس جس طریقے سے فلاں مسلک والےنماز پڑھتے ہیں وہ طریقہ موجود ہے۔

بھئی یہ حدیث کی کتابیں پڑھنا عالموں کا کام ہوتا ہے۔اس کے لیےعربی زبان پرمہارت ہونی چاہیے۔آپ کو جو بھی سوال پوچھنا ہے مجھ سے پوچھیں،آپ کواتنی محنت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

بخاری شریف کا نماز والا باب پڑھنے اورمفتی صاحب کےاس جواب کے بعد مجھےاپنے مسلک پرکچھ شک سا ہونے لگا۔کیونکہ زیادہ تر مسالک کی نماز کا طریقہ وہی تھی جو بخاری میں تھا۔

کچھ دن گزرنے کے بعدمیری ملاقات ہوگئی مفتی صاحب سے۔مفتی صاحب جس طریقے سے فلاں مسلک والےنماز پڑھتے ہیں وہ طریقہ تو بخاری شریف میں ہے۔اورجس طریقے سےہم نماز پڑھتے ہیں وہ طریقہ جاننے کے لیے میں حدیث کی کون سی کتاب پڑھوں؟

آپ شرح معانی الا آثار (طحاری شریف) پڑھ لیں۔ایک چکر سا آیا مفتی صاحب نے چھ معتبر کتابوں میں سے کسی کا نام کیوں نہ لیا۔ پہلے پریشانی بڑھی اس کے بعد شک بڑھ گیا اور زیادہ۔ خیر سوچا کہ وہ مفتی ہے مجھ سے بہتر جانتا ہے۔

کچھ دن بعد دوکان کا سامان خریدنے کے لیے میں شہر گیا۔اور جب میں کتاب خریدنے کے لیے کتابوں کی ددوکان پر گیا اور ان سے طحاری شریف (شرح معانی الا آثار) کی قیمت پوچھی تو دوکاندار نے پچس سو روپے بتائی۔اب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور میری خوش نصیبی دیکھئے کہ میرے پاس روپے کم پڑ گئے۔تو میں نے دوکاندار سے حدیث کی دوسری معتبر کتاب صحیح مسلم شریف کی قیمت دریافت کی جو اس نے پندرہ سو بتائی۔ میں نے وہ خرید لی اور طحاوی شریف کو اگلے چکر میں خریدنے کا ارادہ کر لیا۔شہر سے آنے کے بعد مجھے مفتی صاحب ملے تو میں نے انھیں بتایا کہ میں نے صحیح مسلم شریف خریدی ہے۔اور طحاوی شریف آئندہ خرید لوں گا۔

پریشانی سے بولے اب آپ فلاح مسلک اختیار کر لو گے۔ مفتی صاحب کا یہ جواب سن کر میری ایک پریشانی اور ایک شک میں اور اضافہ ہو گیا۔لیکن اس بار ایک یقین میں بھی اضافہ ہو گیا کہ ہو نہ ہو یہی مسلک حق ہو گا۔

پھر میں نے صحیح مسلم کا بھی نماز والا باب پڑھا۔ یہ کیا اس میں بھی وہی کچھ ہے جو بخاری شریف میں تھا۔ پھر میں نے مفتی صاحب سے کہا کہ آپ مجھے ان مسلک والوں کے خلاف کچھ مواد دیں جن کی نماز بخاری، مسلم سے ثابت ہوتی ہے۔تو انہوں نے مجھے ایک مولانا کی تقریر موبائل میں رکارڈ کر دی تقریباً ڈیرھ گھنٹے کی ہو گی۔سوا گھنٹے کی سنی ہو گی۔ نہ کوئی دلیل اچھی نہ کوئی بات اچھی صرف کیچڑ اچھالا جا رہا ہے۔ چھوڑیں آپ اسے میں تو اس مولانا کی بات بھی نہیں کرنا چاہتا۔

اب بس فیصلہ ہو گیا۔اب تحقیق ہو گی۔مگر کن اصولوں پر ہو گی۔ان اصولوں پر ہو گی۔

1: غلط ترجموں کا الزام لگایا جاتا ہے۔لہٰذا آئندہ جس معتبر کتاب کا بھی ترجمہ پڑھا جائے گا۔وہ مفتی صاحب کے مسلک کے علماء اکرام کا ہو گا۔

2: حدیث کو سمجھنے کے لیے معلومات حاصل کی جائے۔
3: اگر نماز میں تھوڑا بہت فرق ہوگا تو اپنا مسلک تبدیل نہیں کروں گا۔
4: پہلے مرحلہ میں صرف نماز پر تحقیق ہو گی۔صرف حدیث کا ترجمہ پڑھوں گا۔اور تشریح نہیں پڑھوں گا۔

ان اصولوں کو وضع کرنے کے بعد میں نے مفتی صاحب کے مسلک کے ایک قاری صاحب سے رابطہ کیا اور ان کو ساتھ لے کر ان کے ایک دوست کے پاس گیا جس کے پاس معتبر کتابیں تھیں۔اور ان سے کہا کہ آپ ہمیں طحاوی شریف سنن ابو داود، سنن نسائی، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ اور تحقیق کے متعلق اور کوئی کتاب دیں۔تو انہوں نے سنن ابن ماجہ کے علاوہ باقی سب کتابیں دے دیں۔اور ساتھ ہی ایک عدد رسالہ حدیث کو سمجھنے کے لیے دیا۔اور ایک کتاب اور دی جو کہ مسلک حق کے ایک عمل کے خلاف لکھی گئی تھی۔

ان تمام کتابوں کو پڑھنے کے بعد رزلٹ یہ نکلا کہ مسلک حق تو ہر کتاب سے ثابت ہوتا تھا۔جبکہ دوسرے مسالک کی بھی کچھ باتیں ثابت ہوئیں۔ان مسالک کی جو باتیں ثابت ہوئیں وہ یا تو حدیثیں ضعیف تھیں یا پھر ان کے ضعیف یا حسن ہونے میں اختلاف تھا۔اور اگر کوئی عمل صحیح حدیث سے ثابت ہوتا تو اس میں تطبیق ہو جاتی ہے۔لیکن اگر ایک شرط رکھی جائے کہ فیصلہ اس بات کا کہ کون سا مسلک درست ہے اور کون سا نہیں۔کسی ایک کے حق میں فیصلہ ہو تو پھر ہر آدمی آسانی سے اسی مسلک کو درست کہے گا جیسے میں اس کتاب میں مسلک حق کے نام سے بیان کر رہا ہوں۔

نماز پر مکمل تحقیق کرنے کے بعد میں نے اپنا مسلک تبدیل کر لیا۔اور مسلک حق کو اختیار کر لیا۔
مگر پھر بھی میں نے اپنے اندر یہ لچک رکھی کہ اگر اس مسلک کا کوئی عقیدہ یا عمل صحیح دلائل سے ثابت نہ ہوتا ہو یا اس میں کوئی خرابی ہو تو اس سے کنارہ کشی اختیار کی جا سکتی ہے۔اور یہ لچک اب بھی ہے۔اور حسن اتفاق یہ ہے کہ تحقیق کے بعد جو میں نے مسالک چنا۔وہی ذاکر نائیک کا تھا۔

(ایک عالم نے بتایا) مسلک حق کو قبول کرنے کے بعد مجھے ان کے کچھ کام نئے اور عجیب لگے لیکن بعد میں تحقیق کرنے کے بعد پتا چلا کہ ان کے تمام عمل درست ہیں اور درست ہوتے ہیں۔ اور ثابت شدہ ہوتے ہیں۔اسی طرح میں نے اپنے ایک اور دوست سے پوچھا کہ اس کے پاس میرے مسلک کے خلاف کوئی مواد ہے۔تو اس نے مجھے دوعدد رسالے دیے۔ میں نے وہ پڑھے تو اس میں جو باتیں لکھی ہوئیں تھیں وہ سب جھوٹ تھیں۔

مسلک تبدیل کرنے کے بعد مفتی صاحب مجھے بہت سے سوال کرتے رہتے تھے۔جس کے متعلق میں علم حاصل کرنے کے بعد انھیں تسلی بخش جواب دے دیتا تھا۔ اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

چند اقوال

یہ چند معتبر اقوال اس لیے پیش کئے جا رہے ہیں کہ مسالک کی تحقیق میں ان کی بہت زیادہ ضرورت پڑے گی۔

1: حضرت علیؓ نے فرمایا۔

یاد رکھو کہ میرے بارے میں دو قسم کے لوگ تباہ و برباد ہوں گے ایک حد سے زیادہ چاہنے والے جنہیں (محبت کی افراط) غلط راستے پر لگا دے گی اور ایک میرے مرتبہ میں کمی کر کے دشمنی رکھنے والے کہ جنہیں یہ عناد حق سے بے راہ کر دے گا۔ میرے متعلق درمیانی راہ اختیار کرنے والے ہی سب سے بہتر حالت میں ہوں گے۔تم اسی راہ پر جمے رہو اور اسی بڑے گروہ کے ساتھ لگ جاؤ۔ چونکہ اللہ کا ہاتھ اتفاق واتحاد رکھنے والوں پر ہے۔اور تفرقہ وانتشار سے باز آجاؤ۔اس لیے کہ جماعت سے الگ ہو جانے والا شیطان کے حصہ میں چلا جاتا ہے۔جس طرح گلے سے کٹ جانے والی بھیڑ بھیڑیئے کو مل جاتی ہے۔

خبردار جو بھی ایسے نعرے لگا کر اپنی طرف بلائے، اسے قتل کر دو۔اگر چہ وہ اسی عمامہ کے نیچے

کیوں نہ ہو(یعنی میں خود کیوں نہ ہوں) (نہج البلاغہ، خطبہ نمبر 125، امامیہ پبلیکیشنز پاکستان)

امام ابو حنیفہؒ ولادت 80 ہجری، جائے ولادت کوفہ مسند علمی، کوفہ، وفات 150 ہجری، مدفن خیزران (بغداد)

اِذَا صَحَّ الْحَدِیثُ فَهُوَ مَذْهَبِی

ترجمہ: جب حدیث صحیح ہو تو وہی میرا مذہب ہے (ردّ المختار حاشیہ، در المختار ا۔ ج۔1۔ص۔68)

کسی کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ ہمارے قول کے مطابق فتویٰ دے جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ ہمارے قول کا ماخذ کیا ہے۔ (الانتقاقی فضائل الثلاثۃ الائمہ الفقہاء لابن عبد البر۔ص:145) آپ سے پوچھا گیا کہ جب آپ کی بات کتاب اللہ کے خلاف ہو؟

فرمایا کتاب اللہ کے سامنے میری بات چھوڑ دو۔ کہا گیا جب آپ کی بات حدیث رسول ﷺ کے خلاف ہو؟ فرمایا حدیث رسول کے سامنے میری بات چھوڑ دو۔ کہا گیا جب آپ کی بات قول صحابہ کے خلاف ہو؟ فرمایا قول صحابہ کے سامنے میری بات چھوڑ دو (ایقاظ ھمم اولی الابصار۔ص:50)

3: امام مالکؒ، ولادت، 93 ہجری، جائے ولادت، مدینہ منورہ، وفات 179 ہجری، مدفن: البقیع (مدینہ منورہ)

لَیْسَ اَحَدٌ بَعْدَ النَّبِیِّ ﷺ اِلَّا وَیُوْخَذُمِنْ قَوْلِهٖ وَیُتْرَکُ اِلَّا النَّبِیُّ ﷺ

ترجمہ: سرور کائنات ﷺ کے سوا باقی ہر انسان کی بات کو قبول بھی کیا جا سکتا ہے اور رد بھی۔ (ارشاد السالک لابن عبد الهادی) ج۔1۔ص۔227

میں ایک انسان ہوں میری بات غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی۔ لہٰذا میری رائے کو دیکھ لیا کرو، جو کتاب وسنت کے مطابق ہو اسے لے اور جو کتاب وسنت کے مطابق نہ ہو اسے ترک کر دو۔

(ایقاظ همم اولی الابصار ص:72)

4: امام شافعیؒ: ولادت 150 ہجری، جائے ولادت غزہ (فلسطین) مسند علمی مکہ مکرمہ / مصر، وفات 204 ہجری، مدفن تربۃ (نجران سعودی عرب)

اِذَا صَحَّ الْحَدِیثُ خِلَافَ قَوْلِی فَاعْمَلُو بِالْحَدِیْثِ وَاتْرُ کُوْا قَوْلِی.

جب میری کسی بات کے مقابلہ میں حدیث صحیح ثابت ہوتو حدیث پر عمل کرواور میری بات کو چھوڑ دو۔(المجموع شراح المذب اللنووی ج۔1۔ص۔104)

میری کسی بھی بات کے خلاف رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث ثابت ہوتو حدیث کا مقام زیادہ ہے۔اور میری تقلید نہ کرو۔(آداب الشافعی ومناقبہ لابن ابی حاتم الرازی۔ص۔93)

امام احمد بن حنبلؒ: ولادت 164 ہجری، جائے ولادت بغداد، مسند علمی بغداد، وفات 241 ہجری، مدفن قبرستان باب حرب بغداد

لَا تُقَلِّدُ فِیْ وَلَا تُقَلِّدُ مَالِکًا وَّلَا الشَّافِعِّیَ وَلَا الْاَوزَاعِیَّ وَلَا الثَّوْرِیَّ وَخُذْمِنْ حَیْثُ اَخَذُوْا

ترجمہ: نہ میری تقلید کرواور نہ مالک، شافعی اوزاعی اور ثوری (جیسے ائمہ) کی تقلید کرو۔ بلکہ جہاں سے انہوں نے دین لیا ہے تم بھی وہاں (یعنی کتاب وسنت) سے دین حاصل کرو۔

ایقاظ ھمم اولی الابصار (ص113)

دین کے معاملے میں لوگوں کی تقلید کرنا انسان کی کم فہمی کی علامت ہے۔اعلام الموقعین لابن قیم (ج۔2۔ص۔178)

آئمہ کرام نے جسے مسلک حق کہا

میں نے اس کتاب میں کسی بھی فرقے یا مسلک کا نام نہیں لکھا اس وجہ سے یہاں بھی نام نہیں لکھوں گا۔مسلک حق کے نام کیا ہیں یا کس مسلک کو آئمہ کرام نے مسلک حق یا اہل السنۃ والجماعۃ کہا ہے۔ یہ دیکھنے کیلئے آپ کو نیچے درج کی گئی کتابوں کے حوالہ جات دیکھنے ہوں گے۔حوالہ جات چند آئمہ کرام کے درج کئے گئے ہیں تا کہ کتاب کو مختصر لکھا جائے یہ آئمہ کرام اور ان کی کتابوں کو تقریباً تمام مسالک عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں

1:امام ابن حزمؒ۔**الفصل فی الملل ولاھواء والنحل(271/2)**

2:امام علی بن مدینیؒ۔ترمذی(485/4)ذم الکلام للھروی (296/3)

3:امام ابن الجوزیؒ۔(تلبیس ابلیس،ص۔21)

4:امام الفرائیمیؒ۔(التبصیر فی الدین۔185)

5:امام قتیبہ بن سعیدؒ۔(الاعتقاد اللصابونی۔121)

6:امام ابوطاہرؒ۔(فتح الباری۔80/1)

حرف آخر

دین کوئی بھی ہو،مسلک کوئی بھی ہو،ان میں اچھے لوگ بھی ہو سکتے ہیں اور برے بھی۔نہ تو برے لوگوں کی وجہ سے اس دین یا مسلک کو برا کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی اچھے لوگوں کی وجہ سے اچھا۔مسلک کے اچھے اور برے ہونے کا تعلق ان کے عقائد و اعمال اور ان کے ثابت ہونے کے دلائل پر ہوتا ہے۔اور ان دلائل کے بارے میں فیصلہ علم و عقل اور بہادری سے ہوتا ہے۔

ہر وہ عمل مردود ہے جس کا علم نہ ہو اور ہر وہ علم مردود ہے جس پر عمل نہ ہو۔(امام غزالیؒ کا قول)

آپ کا کوئی بھی مسلک ہو اور اس کے حق ہونے کے کتنے ہی دلائل کیوں نہ ہوں اگر آپ کے پاس عقل ہے تو آپ کو اطمینان صرف تحقیق کر کے ہی ملے گا۔ایک آدمی کتنا ہی امیر کیوں نہ ہو پھر بھی دولت کی کمی محسوس کرتا ہے۔اور ایک آدمی خواہ کتنا ہی بیوقوف کیوں نہ ہو مگر اپنے آپ کو عقل مند ہی تصور کرتا ہے سوائے متقی و پرہیزگار کے

میرا اس کتاب کو لکھنے کا مقصد ایک عام آدمی کو تحقیق کی طرف لانا ہے۔ خاص طور پر اس شخص کو جو مسالک کے اختلافات سے پریشان ہو کر دین سے دور ہو گیا ہے۔

اس کتاب میں میں نے ایک بات درج کی ہے کہ بعض مسالک کا اختلافات تیرہ سو مسائل میں سے تقریباً ساڑھے چھ سو مسائل کا ہے۔ وہ بات صرف ایک فرقہ کی حد تک ہے۔ جبکہ باقی تمام مسالک کے اختلافات تقریباً بیس فی صد تک ہوں گے۔ اور اس میں اس قدر چھوٹے اختلاف بھی شامل ہیں کہ ان اختلاف کے اختلاف ہونے میں بھی اختلاف ہے۔

مثال کے طور پر دن کیا ہے اور رات کیا دنیا میں ان دونوں چیزوں کی تشریح میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔ لیکن اگر کسی سے سوال کیا جائے کہ رات کسے کہتے ہیں۔ تو ہوسکتا ہے کہ اس کا کوئی ایک جواب یہ دے کہ اندھیرے کے چھا جانے کو رات کہتے ہیں۔ اور کوئی یہ جواب بھی دے سکتا ہے کہ سورج کے غروب ہونے سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک کو رات کہتے ہیں۔ اور اس کا ایک جواب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دن کی متضاد چیز کو رات کہتے ہیں۔

اب جس چیز میں اختلاف نہیں پایا جاتا تھا اس میں اختلاف ہو گیا۔ اور دین اسلام میں بے شمار اختلاف ایسے ہی ہیں۔ ایسے اختلافات کی وجہ سے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ہدایت کامل عطا فرمائے۔ اور مسلمانوں کو فرقہ واریت سے بچائے۔ اور ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے۔ (آمین یارب العالمین)